عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۲۶ ربیع الاول تا ۳ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۳۰ جون تا ۶ جولائی | شمارہ نمبر ۶

فتنہ قادیانیت اور علامہ اقبال کا موقف

عظیم انقلابی شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم اور ماہ ربیع الاول کا پیغام

عجب اِک سانحہ سا ہوگیا ہے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ کی شہادت

شہید ناموس رسالت اپنی تصنیفات کے آئینہ میں

قیمت: ۵ روپے

نماز میں سینے پر دوپٹہ ہونا اور ہاتھوں کا چھپانا لازمی ہے :

س..... کیا نماز پڑھتے وقت سینے پر دوپٹے کا ہونا اور ہاتھ دوپٹے کے اندر چھپانا لازم ہے ؟

ج..... پہنچوں تک ہاتھ کھلے ہوں تو مضائقہ نہیں، سینے پر اوڑھنی ہونی چاہئے۔

سجدہ میں دوپٹہ نیچے آجائے تو بھی نماز ہو جاتی ہے :

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے اگر دوپٹہ سجدہ کی جگہ آجائے تو کیا سجدہ ہو سکتا ہے ؟ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ دوپٹہ کے اوپر ہی سجدہ ہو جاتا ہے ؟

ج..... کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہے۔

خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں :

س..... کیا خواتین گھر پر نماز کا وقت ہو جانے پر اذان سنے بغیر نماز پڑھ سکتی ہیں یا اذان کا انتظار کرنا ضروری ہے ؟

ج..... وقت ہو جانے کے بعد خواتین کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے، ان کو اذان کا انتظار ضروری نہیں، البتہ اگر وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں۔

عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے :

س..... عورتوں یا لڑکیوں کو چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج..... اگر باپردہ جگہ ہو تو جائز ہے مگر گھر میں ان کی نماز افضل ہے۔

بیوی شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے :

س..... عورت تو مسجد نہیں جا سکتی مگر عورت اپنے شوہر کے پیچھے باجماعت نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں ؟ جبکہ خاوند کے علاوہ غیر کوئی مرد نہ ہو صرف زوجین ہوں ؟

ج..... بیوی شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے مگر برابر کھڑی نہ ہو بلکہ پیچھے کھڑی ہو۔

گھر میں عورت کا نماز تراویح باجماعت پڑھنا :

س..... کیا عورت باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتی ؟ جبکہ گھر میں تراویح کی جماعت ہو رہی ہو اور صرف گھر کے آدمی نماز ادا کر رہے ہوں اور اگر ادا کر سکتی ہے تو کیا امام کو عورت کی نیت کرنی پڑے گی ؟

ج..... اگر گھر میں جماعت کا اہتمام ہو سکے تو بہت ہی اچھی بات ہے، گھر کی مستورات بھی اس جماعت میں شریک ہو جائیں مگر مرد لوگ فرض نماز مسجد میں پڑھ کر آیا کریں امام کو عورت کی نیت ضروری ہے۔

عورت عورتوں کی امامت کر سکتی ہے مگر مکروہ ہے :

س..... اسلام میں عورت بھی امامت کے فرائض انجام دے سکتی ہے یا نہیں ؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

ج..... عورت مردوں کی امامت تو نہیں کر سکتی اگر عورتوں کی امامت کرے تو یہ مکروہ ہے۔

عورتوں کا کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت ادا کرنا بدترین بدعت ہے :

س..... ہمارے محلہ میں کوئی دس پندرہ گھر ہیں، جمعہ کے روز سب عورتیں ہمارے گھر میں نماز پڑھتی ہیں ان میں سے ایک خاتون اونچی آواز میں نماز پڑھتی ہیں اور باقی خواتین ان کے پیچھے، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے ؟ جو خاتون نماز پڑھاتی ہیں ان کے ہاتھ اور پاؤں پر نیل پالش لگی ہوتی ہے اور کچھ خواتین آدھی آستین کی قمیص پہن کر آتی ہیں، ان کے متعلق اسلام کی رو سے بتایئے کہ اس طرح نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں ؟

ج..... سوال میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ عورتیں جو نماز پڑھتی ہیں آیا وہ جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں یا نفل نماز ؟ اگر وہ اپنے خیال میں جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں تو ان کی جمعہ کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ جمعہ کی نماز میں امام کا مرد ہونا شرط ہے لہٰذا ان کی جمعہ کی نماز نہ ہوئی۔ (یہ نماز نفلی ہوئی، جس کا ذکر آگے آتا ہے) اور ظہر کی نماز ان کے ذمہ رہ گئی، اور اگر وہ نفلی نماز پڑھتی ہیں تو عورتوں کا جمع ہو کر اس طرح نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا بدترین بدعت ہے اور متعدد غلطیوں کا مجموعہ ہے جس کی وجہ سے وہ سب گناہگار ہیں، اور نیل پالش اور آدھی آستین والی عورتوں کی تو انفرادی نماز بھی نہیں ہوتی۔

عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے :

س..... جمعہ کی نماز میں دو اذانیں ہوتی ہیں اور چونکہ جمعہ کی نماز عورتوں پر فرض نہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں کو پہلی اذان پر ظہر کی نماز ادا نہیں کرنی چاہئے بلکہ جب مسجدوں میں نماز ختم ہو جائے تو وہ ظہر کی نماز ادا کریں آپ ہمیں اس کا شرعی طور پر حل ضرور بتائیں ؟

ج..... عورتوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں، وقت ہونے کے بعد وہ نماز ظہر پڑھ سکتی ہیں۔

http://www.Khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۹ ۲۶ ربیع الاول تا ۳ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۳۰ جون تا ۶ جولائی ۲۰۰۰ء شمارہ ۶

بنیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا منظور احمد الحسینی، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو راجپوت

ٹائیٹل و تزئین: محمد ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بحرین، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے سالانہ: ۲۰۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹۹۵
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

حضرت سید نفیس شاہ صاحب زید مجدہم کی نائب امیر مرکزیہ کی حیثیت سے نامزدگی (اداریہ) 4
عظیم انقلابی شخصیت کو ماہ ربیع الاول کا پیغام (مولانا سید محمد عثمان منصور پوری) 6
فتنہ قادیانیت اور علامہ اقبال کا موقف (حافظ عبدالمنعم، سوات) 8
مرکزی مجلس منتظمہ کا حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی زیر صدارت ہنگامی اجلاس 10
شہید اسلامؒ اپنی تصنیفات کے آئینے میں (مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی) 11
تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں حکومتی تبدیلیاں (صاحبزادہ طارق محمود) 15
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت (جناب محمد فاروق قریشی) 19
اسلام آباد میں تعزیتی جلسے، جلوس اور مظاہرے (مولانا قاضی احسان احمد) 22
اخبار ختم نبوت 24

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر عزیز الرحمن جالندھری طابع سید نفیس شاہ مطبع القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سید نفیس شاہ صاحب زید مجدہم کی نائب امیر مرکزیہ کی حیثیت سے نامزدگی

ولی کامل، جانشین حضرت رائے پوریؒ، شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ :

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور نائب امیر ہمیشہ اپنے وقت کے اقطاب میں سے ہوتے ہیں۔"

اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ اس کی شاہد ہے، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ تک ہم ان عہدوں پر اپنے اپنے وقت کے اولیأ کرام کا انتخاب ہی پاتے ہیں۔ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۳ / صفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۸ / مئی ۲۰۰۰ء کو شہادت کے واقعہ نے جہاں امت کو ہلا کر رکھ دیا وہاں یہ سانحہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں اور لاکھوں جاں نثاران ختم نبوت کے لئے ایک عظیم حادثہ سے کم نہیں تھا، وہ اپنے ایک ایسے امیر سے محروم ہو گئے تھے جو ترجمان ختم نبوت کی حیثیت سے پوری امت میں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے تھے، جن کی زبان و قلم نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے مشن کو چاردانگ عالم میں پھیلا دیا تھا۔ ان کی زبان اور قلم سے مرزا طاہر اپنے ایوانوں میں لرزہ رہا تھا، جن کی ترجمانی نے بے شمار قادیانیوں کو دوبارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ کر دیا تھا، اس لئے اچانک ان کی رحلت نے دماغوں کو سن کرتے ہوئے اس سوال کو شدت سے اجاگر کر دیا تھا کہ اب قطب وقت، شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم، نائب امیر مرکزیہ کے عہدہ کے لئے کس کا انتخاب فرمائیں گے؟ لوگوں کی نگاہیں مختلف لوگوں کی طرف اٹھتیں اور واپس لوٹ جاتیں، امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے بعد فوری طور پر سب کی حقدانہ نگاہوں نے شہید ختم نبوت حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا احاطہ کر لیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قدرت نے مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت میں ان دونوں بزرگوں کا انتخاب اس حیثیت سے کر کے ان کو تیار کر لیا تھا، لیکن حضرت شہید ختم نبوت رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد لوگوں کی مایوس نگاہوں کا جواب قطعیت کے ساتھ کسی کے پاس ملتا نہیں تھا۔ سب سر جوڑ کے بیٹھتے اور مایوس اٹھ جاتے، کسی ایک فرد پر نگاہ یقین کے ساتھ نہ ٹھہرتی، لیکن حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بقول : "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے، اس کے فیصلے اوپر سے ہوتے ہیں۔" حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم جب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے صدمے سے سنبھلے تو آپ نے امیر الہند، جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی دامت برکاتہم کی لاہور آمد کے موقع پر مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس طلب کیا اور شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد نائب امیر مرکزیہ کے عہدہ جلیلہ پر نامزدگی کے لئے نگاہ انتخاب وقت کے ولی اور قطب مسند رائے پوریؒ کے مسند نشین، قافلہ دیوبند کے سرخیل، علمأ حق کی آن، عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن شیخ طریقت حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ پر پڑتی ہے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے اس الہامی فیصلہ پر سب نے یک زباں حضرت سید نفیس شاہ صاحب کے انتخاب نے مرشد العلمأ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے تاثر کو سچ کر دکھایا کہ : "ان عہدوں پر صرف وقت کے ولی اور قطب ہی منجانب اللہ نامزد ہوتے ہیں۔" حضرت سید نفیس شاہ صاحب، حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفأ میں سے ہیں، اکابر علمأ کرام کی حیثیت اور مسلک دیوبند کی خدمت اور تحفظ ختم نبوت ان کی زندگی کا مشن ہے، اسلاف اکابر علمأ کرام سے گہری وابستگی اور مسلک حق کی صحیح ترجمانی ان کا شیوہ ہے، حضرت اقدس سید نفیس شاہ صاحب کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے اکابر کے طریق کے مطابق فرمایا کہ : "شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اس عہدہ جلیلہ کو اتنا بلند تر بنا دیا تھا کہ اب اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا کسی ایک فرد کے لئے ممکن نہیں۔" لیکن حضرت اقدس امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم اور حضرت اقدس سید نفیس شاہ صاحب کی قیادت و سیادت اور خصوصی توجہات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کے قلع وقمع کے لئے بھرپور خدمات انجام دے گی اور جاں نثاران ختم نبوت اور جماعت کے تمام عہدیدار حضرت سید نفیس شاہ صاحب کے حکم پر جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھیں

ختم نبوۃ

گے۔ علاوہ ازیں اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تھے اور اب حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم کو "شہید ختم نبوتؒ" کے "عہدہ مدیر" سنبھالنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو اکابر حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب سمیت حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، اور دیگر اکابر علماً کرام کا سایہ شفقت تادیر سلامت رکھے۔ (آمین)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں سے صرف نظر کب تک؟

آج مورخہ ۲۲/جون تک شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں کے بارے میں سندھ انتظامیہ، فوجی ٹیمیں اور تفتیشی ایجنسیاں سراغ تک بھی نہیں پہنچ سکیں اور حسب سابق کہا جا رہا ہے کہ قاتلوں کے سلسلے میں آپ تعاون کریں، ہم ان کو گرفتار کر کے رہیں گے۔ آپ نشاندہی کریں ہم ان کو پکڑیں گے اور حسب سابق طفل تسلیوں سے امت کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جبکہ اوپر سے لے کر نیچے تک تمام لوگوں کو قاتلوں کی نشاندہی ایک حد تک کر دی گئی ہے لیکن بقول ہمارے ایک دوست کے کہ قبائلی لوگوں میں اکثر کو معلوم ہوتا ہے کہ خان یا وڈیرے نے یہ قتل کیا ہے اور اس کے شواہدات موجود ہوتے ہیں مگر وارثین اور اہل خانہ خوف سے اور کچھ لوگ مصلحت کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں تاکہ انتقامی کارروائی نہ ہو۔ یہی صورت حال حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں اور سازش کرنے والوں سے متعلق ہے۔ حضرت ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ اور مولانا عبدالسمیع شہید رحمۃ اللہ علیہ کو جب ناظم آباد کے علاقے کے کچھ طاقتور لوگوں سے بحث مباحثہ اور دھمکیوں کے بعد واپسی میں شہید کیا گیا تو ایف آئی آر کٹواتے وقت پوچھا گیا کہ آپ کسی پر شبہ کرتے ہیں؟ تو لکھواؤ تاکہ پھر حالات وواقعات اور شواہد کی رو سے تفتیش کریں، جب خانوادہ درخواستی کے عظیم مفتی و شیخ الحدیث مولانا انیس الرحمن درخواستیؒ کو شہید کیا گیا تو یہی کہا گیا کہ اس کی کڑیاں بھی اسی طاقتور گروپ سے ملتی ہیں۔ اب مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ لیکن ۵۰ سال سے مصلحت کا شکار، کراچی کو بدامنی سے بچانے کی مصلحت کا شکار اس کے لئے ہر قسم کی بدامنی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تحقیق کرنا حکومت کا کام ہے، ہم نے تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب وانتقام سے نہ قاتل بچیں گے نہ ان کے پشت پناہ اور سازش تیار کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے والے شکست کھا کر عبرتناک انجام سے دوچار ہوں گے۔ حکومت نے اپنا فریضہ ادا کیا تو سرخرو ہوگی ورنہ اس کا بوریا بستر بھی گول ہوگا۔

جنرل صاحب! قوم خوشخبریوں کی منتظر ہے

جنرل مشرف صاحب نے اعلان کیا تھا کہ علماً کرام کے مطالبات پورے ہوں گے۔ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تعزیت کے موقع پر کہا کہ مولانا کی خواہش کے مطابق قادیانیت سے متعلق ترامیم عبوری آئین میں شامل کی جائیں گی لیکن تاحال قوم خوشخبریوں سے محروم ہے، جنرل صاحب! اس قوم نے حکمرانوں سے کئی مرتبہ دھوکہ کھایا ہے، اب کسی اور دھوکے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا ہم یہی کہیں گے کہ وعدوں کا ایفا کریں، قوم کو جلد خوشخبریاں سنائیں۔ عبوری آئین میں علماً کرام اور اسلامی دفعات شامل کر دیں انشاء اللہ قوم آپ کے لئے آنکھیں بچھائے گی۔ اللہ کرے کہ آپ اور آپ کے حاشیہ نشیں، قوم کو دھوکہ نہ دیں اور مطالبات کی منظوری کی خوشخبری جلد مل جائے۔

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ "ختم نبوت" کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ.......... (ادارہ)

عظیم انقلابی شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم اور ماہ ربیع الاول کا پیغام

تحریر: سید محمد عفان منصورپوری، انڈیا

ماہ ربیع الاول وہ مبارک مہینہ ہے جس میں سر تاج دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے داعی، حق کے علمبردار، ملت کے غمخوار اور اہل جہاں کے لئے رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے اور اخلاق فاضلہ سے بھر پور ایسی متاثر کن زندگی گزاری کہ مختصر سے وقفہ میں دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی، معاشرہ پر چڑھی ہوئی کفر وشرک کی مضبوط چادر کو تار تار کیا، ظلم وجہالت کے امنڈتے ہوئے سیلاب پر بند لگایا، انسانیت کو حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا، قبائل اور خاندانوں کے درمیان برسوں سے چلے آرہے خونی جنگ وجدال کا اس انوکھے انداز سے خاتمہ کیا کہ بغض وعداوت کی بھڑکتی ہوئی آگ یکدم ماند پڑ گئی اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے باہم شیر وشکر ہو گئے۔ اللہ رب العزت کی وحدانیت اور قدرت کاملہ کو اس انداز سے پیش کیا کہ بندوں کے پجاری خدائے واحد کے حقیقی پرستار بن گئے، میل ملاپ اور باہمی اخوت ومحبت کی ایسی فضا قائم کی کہ یتیموں اور بیواؤں کے دشمن ان کے پاسبان وامین بن کر کھڑے ہو گئے۔ قرآن کریم کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں ایسا رس گھولا کہ وہ اس کے اعجاز بیان پر فریفتہ اور قربان ہو کر اسلام کی پناہ میں آگئے۔ اسلام کی پناہ میں آنا تھا کہ شراب کے متوالے شراب سے چڑنے لگے، قانون شکن قانون کے امین کہلائے، جہلائے عرب کا خطاب پانے والے عالموں سے بڑھ کر عالم اور عارفوں سے بڑھ کر عارف باللہ قرار دیئے گئے اور ایک ایسا صالح معاشرہ وجود پذیر ہوا جس نے اپنے نبی کی ایسی اطاعت کر کے دکھائی (جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت تھی) جس کی نظیر گزشتہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امتیں پیش کرنے سے قاصر ہیں، جاں نثاری وفدائیت کا وہ نمونہ پیش کیا جس کو رہتی دنیا تک یاد کیا جائے گا، ان کے اس کارنامے کو دیکھ کر رحمت خداوندی بھی جوش میں آئی اور رضی اللہ عنہم ورضوعنہ (اللہ ان سب سے راضی اور خوش ہے اور وہ سب اللہ سے خوش ہیں) کا مژدہ سناتے ہوئے اس دنیا ہی میں جنت کا مکیں ہونے کی بشارت دے دی، کیا کسی ایمان والے کے لئے اس بڑھ کر بھی کوئی شے باعث مسرت ہو سکتی ہے؟

یہاں پہنچ کر ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی یہ جماعت ضلالت وگمراہی کے عمیق غار سے نکل کر رفعتوں اور بلندیوں کے معراج پر کیسے پہنچے؟ وہ کون سی قوت تھی جس کے نتیجے میں، چار دانگ عالم میں اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا ہوا؟ وہ کون سی جماعت تھی جس کا نام سن کر قیصر وکسریٰ کے ایوان متزلزل ہو جاتے تھے؟ وہ کیسا نظام حکومت تھا کہ جس نے دنیا کے بیشتر علاقے کو اسلام کے زیر نگیں کر دیا تھا؟ وہ کیسی ہستیاں تھیں جن کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں دودھ پیتے بچے کی طرح محسوس ہوتی تھیں؟ وہ کیسے برگزیدہ بندے تھے جن کے اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر مشرکین کی جماعتیں حلقہ بگوش اسلام ہو جاتی تھیں؟

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کے اندر یہ انقلابی صفات اسی وقت تک رہیں جب تک انہوں نے اسلام سے اپنے رابطہ کو مضبوط رکھا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنن مبارکہ کی پیروی کو دارین کی کامیابی وکامرانی کا راز سمجھا اور اس کو حرز جاں بنا کر عمل پیرا رہے، بدعات وخرافات سے برسرپیکار رہے، اسلامی اخلاق ومعاشرت سے آراستہ رہے، اور جس دن سے مسلمانوں نے اس جادۂ مستقیم کو ترک کیا ہے، ذلت ان کا مقدر بن چکی ہے، تباہی وبربادی ان کا نصیب معلوم ہوتی ہے، مصائب وآفات کا لامتناہی سلسلہ ہے جو ہزار کوششوں کے باوجود ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔

مسلمان اس پر غور نہیں کرتے کہ اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر اور مغربی تہذیب کو گلے لگا کر عزت اور سربلندی کی امید رکھنا فضول ہے، زمانہ چاہے جتنا آگے نکل جائے عزت اور سربلندی اس راستہ کو اختیار کرنے کی وجہ سے ملے گی جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "عزت اللہ کے لئے ہے، اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے لیکن جن کے دل نفاق میں کھو گئے وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔" (سورۃ المنافقون)

ختم نبوۃ

آخر کیا وجہ ہے کہ ہم دنیوی عزت کے حصول کے لئے غیروں کی غلامی کا طوق ڈالے ہوئے ہیں، ان کے طرز معاشرت، طرز تکلم اور طرز تعلیم و تربیت کے ہم دلدادہ ہیں، کیا کسی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر بے غیرتی کی کوئی اور بات ہو سکتی ہے کہ اسلامی شعائر کو بالائے طاق رکھ کر دشمنان اسلام کے طریقہ کو اپنا شیوہ بنائے اور اس پر چلنے میں فخر محسوس کرے؟

ربیع الاول کا یہ مہینہ مسلمانوں کو پیغام دیتا ہے کہ اس مہینہ میں محض جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کر لینے سے کام چلنے والا نہیں ہے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نمونہ بنا کر اپنی زندگی کو اسی رنگ میں ڈھالنے سے آپ کے احسان عظیم کا کچھ حق ادا ہو سکتا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد علیہ الرحمہ امت مسلمہ کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگر ربیع الاول کا مہینہ دنیا کے لئے خوشی اور مسرت کا مہینہ تھا تو صرف اس لئے کہ اس مہینہ میں دنیا کا وہ سب سے بڑا انسان آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی "خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی" پس ربیع الاول انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے، غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے، خلافت الٰہی کی بخشش کا اولین یوم ہے، وراثت ارضی کی تقسیم کا اولین اعلان ہے، اسی ماہ میں کلمہ حق و عدل زندہ ہوا اور اسی میں کلمہ ظلم و فساد اور کفر ضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔

لیکن آہ! تم کہ اس ماہ حریت کے ورود کی خوشیاں مناتے ہو اور اس کے لئے ایسی تیاریاں کرتے ہو گویا وہ تمہارے ہی لئے ہے اور تمہاری ہی خوشیوں کے لئے آیا ہے، خدارا مجھے بتلاؤ تم کو اس پاک اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے؟ پھر تم بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ تم غلاموں کا ایک گلہ ہو جس نے اپنے نفس کی غلامی، اپنی خواہشوں کی غلامی، ماسوا اللہ کے رشتوں کی غلامی اور غیر الٰہی طاقتوں کی غلامی کی زنجیروں سے اپنی گردن کو چھپا دیا ہے۔ تم پتھروں کا ایک ڈھیر ہو جو نہ تو خود ہل سکتا ہے اور نہ اس میں جان اور روح ہے، البتہ چور چور ہو سکتا ہے اور ایک دوسرے پر ٹپکا جا سکتا ہے، تم غبار راہ کی ایک مٹی ہو جس کو ہوا اڑا لے جائے تو اڑا سکتی ہے ورنہ وہ خود صرف اس لئے ہے کہ ٹھوکروں سے روندی جائے اور جولان قدم سے پامال کی جائے۔

ویا للمصیبۃ!

گلگونہ عارض ہے، نہ ہے رنگ حنا تو
اے خون شدہ دل، تو تو کسی کام نہ آیا

پس اے غفلت شعاران ملت! تمہاری غفلت پر صد فغاں و حسرت اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ وبکا اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر رہو اور صرف زبانوں کے ترانوں در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد و یاد کو گم کر دو، تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ماہ مبارک امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے، خداوندی بادشاہت کے قیام کا اولین اعلان ہے، خلافت ارضی و بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے، پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ و یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تعمیل و اطاعت اور اس اسوۂ حسنہ کی پیروی و تاسیس کے لئے کوئی نمونہ نہیں رکھتا۔

●●

تصنیفات

جہاں مولانا لدھیانویؒ سے خراج تحسین حاصل کیا وہیں فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے امت کو ایک بہترین ہتھیار فراہم کیا۔

عصر حاضر حدیث نبویؐ کے آئینہ میں:

قرب قیامت کے احوال پر مشتمل یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مبارک ارشادات کا مجموعہ ہے جس کے ذریعہ امت ان فتنوں سے محفوظ رہ سکے گی جو قیامت سے قبل رونما ہوں گے۔

عہد نبوت کے ماہ و سال:

شیخ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سال دور نبوت کو سالوں کے حساب سے فارسی زبان میں مرتب فرمایا جو فارسی زبان کے متروک ہونے کی وجہ سے افادہ کے قابل نہیں رہا، حصول سعادت اور افادہ عام کے لئے مولانا لدھیانوی صاحب نے اس کا نہایت شستہ شائستہ اور سلیس ترجمہ کر کے مسلمانوں کو ایسا علمی خزینہ مہیا کیا جو ہر وقت سینہ سے لگانے کے قابل ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی یہ بعض کتابوں کا مختصر سا تعارف ہے، آپ کی ان کے علاوہ دیگر کئی تصانیف "آپ کے مسائل اور ان کا حل" وغیرہ ایسی ہیں جن کی مختلف جلدیں ابھی طباعت کے مراحل میں ہیں، جو وقتاً فوقتاً قارئین کے استفادہ کے لئے منظر عام پر آتی رہیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت مولاناؒ کی ان تصانیف کے ذریعہ ان کے فیض کو عام اور تام بنا کر امت مسلمہ کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے اور مولاناؒ کے لئے صدقہ جاریہ بنا دے۔ (آمین)

فتنۂ قادیانیت اور علامہ اقبالؒ کا موقف

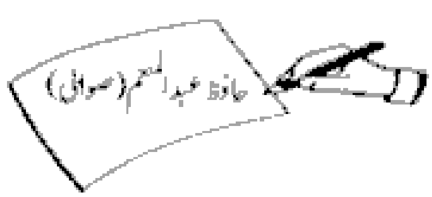

علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ ہمارے ان نامور شخصیات میں سرفہرست ہیں، جنہوں نے مسلمانان ہند میں جذبہ آزادی و حریت پیدا کیا۔ اپنے افکار و نظریات سے ان میں غلامی سے نجات پانے کے لئے نئی روح پھونک کر احساس اجاگر کیا، علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے امت کو توحید باری تعالیٰ، عقیدۂ رسالت و ختم نبوت، مسلم قومیت، قیام خلافت، اسلامی مرکزیت و اجتماعیت، خودی اور جذبہ جہاد کا درس دیا۔ لادینیت، مغربی تہذیب و ثقافت، یورپی طرز جمہوریت، فرنگی تعلیم و تربیت اور دین کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں کا مقابلہ اور ان کے خلاف اٹھنے کی تعلیم دی۔ قوم و ملت کے ہر نازک اور حساس موڑ پر صحیح رہنمائی فراہم کی ایک آزاد، خودمختار اور جداگانہ اسلامی ریاست کا تصور پیش کر کے نئی منزل کی جانب رواں کیا۔

ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب تحریک احمدیت کے نام پر دین اسلام اور عالم اسلام کے خلاف سازشوں کی ابتدا کی، ان کی ملی وحدت، نظریاتی یکجہتی اور سیاسی قوت کو پارہ پارہ کرنے اور سادہ لوح عوام کو گمراہ اور دین سے بیزار کرنے کی مہم شروع کی تو ڈاکٹر صاحب نے اپنی قیمتی آرا، مضامین اور حکمت و بصیرت پر مبنی خیالات کے ذریعہ مرزا قادیانی کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا۔ ان کے دجل و تلبیس، جھوٹ و دروغ گوئی پر مبنی موقف، خطرناک و مذموم عزائم اور ناپاک ارادوں کا پردہ چاک کر کے امت کو آگاہ کیا۔ اپنے قلم، تقریر و بیان سے عقیدۂ ختم نبوت کی نزاکت و اہمیت واضح کر کے بہتر انداز میں دفاع کیا۔

کچھ عرصہ سے قادیانی جماعت اور اس کے پیروکار ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت علامہ مرحوم کی کردار کشی کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اپنی کتابوں، ملکی اخبارات و رسائل میں ان کو قادیانی قرار دے کر ان کے دامن کو داغدار کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں، بے بنیاد پروپیگنڈے کے سہارے شاعر مشرق کی غیر متنازعہ شخصیت، امتیازی شان و انفرادی حیثیت کے حامل کردار کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ عام مسلمانوں اور خصوصاً نئی نسل کو ان سے بدظن کر کے ان کے دلوں میں علامہ مرحوم کی قدر و منزلت کا خاتمہ کر کے نہ صرف اپنا بدلہ لے رہے ہیں بلکہ ساتھ ساتھ ان کو ڈاکٹر صاحبؒ کی تعلیمات سے محروم کر کے اپنی تبلیغ کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں، درحقیقت قادیانی فرقہ کو اقبالؒ کی ذات سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں بلکہ ان کے نظریات، خیالات اور تبصروں سے سخت تکلیف ہوتی ہے جو ان کے عقائد و افکار سے متصادم ہیں اور ان کے مشن میں رکاوٹ ہیں۔

ذیل میں شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کے کچھ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں، انہوں نے قادیانیت و مرزائیت کی اسلام دشمنی محسوس کر کے ساری امت کو اس خطرے سے خبردار کرنے کے لئے بے شمار مضامین لکھے ہیں ان تمام مضامین کو یہاں پیش کرنا مشکل ہے، البتہ چند ضروری اقتباسات پیش خدمت ہیں جس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ علامہ کی نظر میں تحریک احمدیت، قادیانیت / مرزائیت کی حقیقت کیا تھی اور ان کا اس فرقہ سے کیا تعلق تھا؟

"ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے مسلمانوں کو کافر سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے، قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے یہ اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔" (فکر اقبال)

دی اسٹیٹسمین کی ۱۰/ جون کی اشاعت میں فرماتے ہیں:

"اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کی حدود مقرر ہیں، یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان دراصل یہ

ختم نبوۃ

آخری یقین ہی وہ ایک حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور یہ اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں، لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاتا کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیأ کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا، ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ ایک الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کریں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔"

(حرف اقبال: ۱۲۲'۱۲۸ مطبوعہ لاہور ۱۹۵۵ء)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

"یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے، ایسی تحریک (احمدیت) کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا جو اس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لئے مزید افتراق کا باعث ہے۔"

(حرف اقبال: ۱۲۲)

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"خود بانی احمدیت کا استدلال جو قرون وسطیٰ کے متکلمین کے لئے زیبا ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی نہ پیدا ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت نامکمل رہ جائے گی وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی خود اپنی نبوت کو پیش کرتا ہے، لیکن آپ اس سے دریافت کریں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ تو اس کا جواب نفی میں ہے یہ خیال اس بات کے مترادف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں میں آخری نبی ہوں، کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے بعض لوگ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں لہٰذا ان کے فتوؤں کا اعتبار نہیں، علامہ مرحوم اس کا جواب دیتے ہیں کہ: "اس مقام پر یہ دہرانے کی غالباً ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے بے شمار فرقوں کے مذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پڑتا جن کے مسائل پر سب فرقے متفق ہیں اگرچہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے ہی دیتے ہوں۔"

(حرف اقبال: ۱۱۷'۱۱۸)

شاعر مشرق قادیانی مسئلہ کا حل تجویز کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے، یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے۔"

"خضر سا رہبر"

"شہید باوفا"

پروفیسر عبدالرحمٰن مجاہد، جبل رحمت سکھر

"ٹہنی، ٹہنی، پتہ پتہ سے خزاں ہے آشکار
اے چمن! ہائے چمن! وہ کیا ہوئی تیری بہار؟
باغباں! تو ہی بتا، آخر انہیں کیا ہو گیا؟
بلبلِ نالاں، گل خنداں، سبھی ہیں اشکبار
زندگی پھرتی ہے حیراں، آج کس کی موت پر؟
کس کے غم میں ہیں زمین و آسماں بھی سوگوار
کون محفل سے اٹھا؟ کیوں چھا گئی ہے تیرگی؟
شمع محفل جل بجھی، دل جل گیا پروانہ وار
آہ! اے دنیا کے باسی! کیا کہوں، کیا ہو گیا؟
لٹ گئی عقل و خرد اور پیرہن ہے تار تار!
خضر سا، رہبر ملا تھا زندگی کے موڑ پر!
وائے غفلت کھو دیا، بیٹھے رہو اب دلفگار
اے! کہ تیرے نام سے لرزاں تھی اولادِ یہود
کادیانی، آمدی، مرزائی پاکستاں کی عار!
اک انوکھا طرز تیرا، وعظ میں، تذکیر میں
تیرا لہجہ آبدار اور تیرا مضمون تابدار
یوسفِ گم گشتہ باز آید بہ کنعاں غم مخور
اب کہاں وہ یوسفِ خلد آشیاں ولا تبار!!؟
اے شہید باوفا! تیری شہادت کی قسم
جنت الفردوس میں کرتی ہیں حوریں انتظار!
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
تاقیامت مہبطِ رحمت رہے تیرا مزار"

ختم نبوۃ

مرکزی مجلس منتظمہ کا حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی زیر صدارت ہنگامی اجلاس

مرکزی نائب امیر کی نامزدگی اور کمیٹیوں کا اعلان

مورخہ ۱۰/ جون بروز ہفتہ بعد از عصر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسجد عائشہ لاہور میں مرکزی مجلس منتظمہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم منعقد ہوا۔ جس میں اراکین منتظمہ کے علاوہ لاہور و نوبہ کے اراکین شوریٰ نے بھی شرکت فرمائی، حسب ذیل کارروائی ہوئی:

☆ اجلاس میں تلاوت کے بعد سب سے پہلے حضرت حکیم العصر نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے چشم پرنم سے حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے دعائے ترقی درجات فرمائی۔

☆ اجلاس میں مولانا محمد اکرم طوفانی و مولانا اللہ وسایا نے بھوڑ و ضلع شیخوپورہ میں قادیانی فتنہ کی شرانگیزی کی رپورٹ پیش کی گئی، فیصلہ ہوا کہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی قیادت میں مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی، مولانا عبداللطیف انور، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حکام سے ملاقاتیں کریں اور پھر کیس کی تفتیش کی مکمل نگرانی مولانا عبداللطیف انور کریں۔

☆ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر تھے، حضرت لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد عہدۂ نائب امیر مرکزیہ کی ذمہ داریاں حضرت امیر مرکزیہ نے مخدوم الصلحاً حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے سپرد فرمائیں۔

☆ کراچی دفتر کے نظم کے سلسلے میں مولانا مفتی محمد جمیل خان رکن مرکزی شوریٰ، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ وانچارج (دفتر) کراچی، جناب رانا محمد انور (ناظم دفتر کراچی) پر مشتمل سہ رکنی کمیٹی قائم کی گئی جو کراچی دفتر کے انتظامی امور کو باہم مشورہ سے چلائیں گے۔

☆ بیرون ممالک (برطانیہ وغیرہ) کے تمام کام کی نگرانی کے لئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی گئی، جس کے اراکین مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا ہوں گے۔

☆ کراچی و لندن دفتر کے تمام تر مالیاتی امور حسب سابق مرکزی مجلس شوریٰ و مرکزی مجلس منتظمہ کے زیر کنٹرول رہیں گے جس کی نگرانی دفتر مرکزیہ ملتان کرے گا۔

☆ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے تین حضرات علمأ کرام کو رکن شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نامزد فرمایا:

(۱)...... شہید ختم نبوت حضرت لدھیانویؒ کی جگہ حضرت اقدس مولانا عبدالمجید صاحب شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑپکا۔

(۲)...... شہید اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ اسلام آباد کی جگہ حضرت مولانا محمد شریف صاحب ہزاروی اسلام آباد۔

(۳)...... مخدوم زادہ حافظ محمد عابد صاحبؒ خانقاہ سراجیہ کی جگہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب خطیب مرکزی مسجد سکھر۔

مغرب کے قریب حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی دعا پر اجلاس خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆☆...............☆☆

ختم نبوۃ

حضرت شہید اسلامؒ

اپنی تصنیفات کے آئینہ میں!

شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت اور موفق من اللہ کا خاص درجہ عطا کیا تھا اور حدیث شریف کے مطابق جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبوبیت عطا فرماتے ہیں تو پہلے جبریل امین علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں کہ میں نے اس بندہ کو محبوب بنالیا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو اور پھر یہ اعلان دنیا میں کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے قبولیت رکھ دی جاتی ہے، پھر اس سے مشائخ، علمأ کرام اور دیندار مسلمان محبت کرنے لگتے ہیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ آج کے دور میں اسی حدیث شریف کا مصداق تھے، ان کو ایک خاص درجے کی مقبولیت حاصل تھی، اس لئے آپ جو کام کرتے اس کو خدا کی طرف سے قبولیت حاصل ہو جاتی۔ تعلیم و تدریس، تصوف و طریقت، تردید فرق باطلہ، جہاد افغانستان کے میدانوں کے آپؒ سرخیل تھے۔ تصنیف و تالیف کا خصوصی ملکہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے آپ کو عطا کیا تھا۔ آپؒ نے ابتدائی تدریس کے زمانہ سے مضامین تحریر کرنا شروع کئے اور پہلا مضمون آپ نے فتنہ قادیانیت کی تردید میں لکھا، جس کو پڑھ کر "دارالعلوم دیوبند" کے مدیر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولانا ازہر شاہ نے آپ کو فتنہ انکار حدیث کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس کی تردید میں مضمون لکھنے کی فرمائش کی، جس پر آپ نے ایک مضمون تحریر کیا جو دو قسطوں میں شائع ہوا۔ اس طرح آپ کے قلمی جہاد کا سلسلہ شروع ہوا اور مرتے دم تک قائم رہا۔ آپ جس وقت شہادت کے سفر پر روانہ ہوئے تو اس وقت آپ ایک اہم کتاب جو عقائد کے سلسلے کی تھی تالیف کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور یہ کتاب دو تہائی مکمل ہو چکی تھی۔ اب مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے بعد اس کی تکمیل کی ذمہ داری آپؒ کے علمی اور روحانی جانشین مفتی نظام الدین شامزئی انجام دیں گے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تصانیف کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ علمأ کرام نے اس کی بنیاد پر آپ کو ترجمان علمأ حق کا خطاب دیا اور ان کتابوں پر اعتماد کا اظہار کیا۔

مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی

آپ کی کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو کر مقبولیت عامہ حاصل کر چکے ہیں۔ قادیانیت کے تردید کے سلسلے میں آپ کے مضامین مختلف رسالوں میں شائع ہوئے اور پھر رسائل کی شکل میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر دنیا میں تقسیم ہوئے بعد ازاں ضرورت محسوس کی گئی کہ ان تمام مضامین اور رسائل کو یکجا مرتب کیا جائے اور نظر ثانی کر کے شائع کیا جائے۔ یہ مجموعہ مضامین چار جلدوں کی شکل میں مرتب ہوئے اور "تحفہ قادیانیت" کے نام سے تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں جبکہ چوتھی جلد طباعت کے مراحل میں ہے۔ جلد اول میں عقیدۂ ختم نبوت، کلمہ طیبہ کی توہین، عدالت عظمیٰ کی خدمت میں، قادیانیوں کو دعوت اسلام، مرزا طاہر کے جواب میں، ظفر اللہ کو دعوت اسلام، مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت، ضمیمہ دو دلچسپ مباہلے، قادیانی فیصلہ، شناخت، نزول عیسیٰ علیہ السلام، المہدی والمسیح، قادیانی اقرار، قادیانی تحریریں، قادیانی زلزلہ، مرزا قادیانی مراق سے نبوت تک، قادیانی جنازہ، قادیانی مردہ، قادیانی ذبیحہ، قادیانی اور تعمیر مسجد، غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام، گالیاں کون دیتا ہے؟، قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق جبکہ جلد دوم میں دارالعلوم دیوبند اور عقیدۂ ختم نبوت، مسئلہ ختم نبوت اور حضرت نانوتویؒ، فتنہ قادیانیت اور پیام اقبال، ربوہ سے تل ابیب تک، مرزا طاہر احمد کے چیلنج کا جواب، مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد، جواب الجواب، مجازی نبوت کا تار عنکبوت، معرکہ لاہور و قادیان، اور تیسری جلد میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ، اہل عقل و انصاف کی عدالت میں، نزول عیسیٰؑ چند تنقیحات و توضیحات، ترجمہ مقدمہ عقیدۃ الاسلام، مہدی آخر الزماں اور فرقہ مہدیہ، حیات نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ، جیسے اہم موضوعات پر رسائل و مضامین شامل ہیں۔ ان تمام مضامین میں قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کو مدلل انداز میں ثابت کر کے قادیانیوں کی طرف سے کئے گئے شبہات کے جواب دیئے گئے اور جگہ جگہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی گئی ہے۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل :

آپ کے مسائل اور ان کا حل ۹ جلدیں، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی اور امام اہلسنت مفتی

احمد الرحمن رحمہم اللہ کے اصرار میں ایک روزنامہ میں فقہی مسائل کا جواب شروع کیا۔ مئی ۱۹۷۸ء میں شروع ہونے والا یہ سلسلہ اپنے مدلل جواب، عام فہم اور سلیس عبارت کی وجہ سے عوام میں بہت زیادہ مقبولیت اختیار کر گیا، اور روزانہ آنے والے خطوط کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی۔ عام سوالات کے جوابات اخبارات میں شائع کئے جاتے جبکہ عام خطوط کا براہ راست جواب دیا جاتا۔ ۱۹۷۸ء سے ۲۰۰۰ء تک بلا مبالغہ آپ نے لاکھوں افراد کے خطوط کے جواب دیئے ہوں گے جبکہ کروڑوں افراد نے اخبار کے ذریعہ ان مسائل سے استفادہ کیا۔ اخبارات کے کالم میں اس کالم کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل تھی اور جمعہ کے روز سب سے پہلے لوگ اسی کالم کو پڑھتے۔ لاکھوں افراد کی زندگیوں میں دینی انقلاب آیا۔ قارئین کے اصرار پر اس کو کتابی شکل میں مدون کیا گیا۔ ۹ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جبکہ دیگر جلدیں تدوین کے مراحل میں ہیں۔ مرتب شدہ جلدوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو کر امت کی رہنمائی کر چکے ہیں توقع ہے کہ آئندہ صدی تک یہ جلدیں امت کی رہنمائی کے لئے کافی ہوں گی۔

اختلاف امت اور صراط مستقیم (۳ جلدیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے مسلمان جتنے دور دور ہوتے گئے ان میں اختلاف پیدا ہونا شروع ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دین کی تعبیر و تشریح اکثر لوگوں نے اپنی من مانی سے شروع کی اور مسلم امت کو فرقوں میں بانٹنا شروع کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ فقہی اعتبار سے امت کو تقسیم نہیں کیا جا سکا اور چار فقہ کے ائمہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہ کو اس انداز میں مرتب کیا کہ آج تک امت ان چاروں فقہ پر عمل کر کے صراط مستقیم پر چل رہی ہے۔ فقہی اعتبار سے ناکام ہو کر بعض گروہوں نے رسومات اور دیگر مسائل فروعیہ کا سہارا لے کر امت کو تقسیم کیا، اس کی وجہ سے امت انتشار کا شکار ہو گئی اور عام مسلمان پریشان ہونے لگے اور بعض پڑھے لکھے لوگ دین سے بد ظن ہو گئے۔ اس صورت حال سے متاثر ہو کر ایک شخص نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو خط لکھا اور اپنے ان اشکالات کو سامنے رکھا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اس کا جواب تحریر فرمایا جو ماہنامہ بینات میں خاص نمبر کی شکل میں شائع ہوا علماء کرام اور عوام الناس میں مقبولیت کے پیش نظر اس کو کتابی شکل میں دو جلدوں میں شائع کیا گیا۔ اس کے بعض مندرجات کی وضاحت کے لئے ایک صاحب نے خط کے ذریعہ مزید توجہ دلائی جس پر تیسری جلد مرتب ہوئی۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور لاکھوں افراد نے اس سے استفادہ کیا۔ انگلینڈ اور افریقہ میں اس کا انگریزی میں ترجمہ بھی ہوا۔

دنیا کی حقیقت:

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری اور شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہم اللہ کی خواہش پر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے حدیث شریف کی مشہور کتاب ترمذی شریف کے اہم ابواب کی تشریح کا سلسلہ شروع کیا، جو گزشتہ ۲۰ سال سے بینات کے صفحات کی زینت بنتا رہا، جس سے علماء کرام اور مسلمان گھرانے رہنمائی حاصل کرتے رہے۔ قارئین کے اصرار پر "دنیا کی حقیقت" کے عنوان سے ابواب الزہد، ابواب صفۃ القیامۃ، جنت و جہنم کے احوال پر مشتمل یہ مجموعہ مسلمانوں کو مندرجہ بالا مسائل کے سلسلہ میں بے شمار کتابوں سے مستغنی کرتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے فرمودات:

ترمذی شریف کی احادیث کی تشریح اور ترجمہ کے سلسلہ میں ۳۱۴ صفحات پر مشتمل اس دوسری جلد میں کھانے پینے، صلہ رحمی اور معاشرت کے تمام شعبوں کو عام فہم انداز میں اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ مسلمان ترغیبی طور پر اس کو اپنانا اپنے لئے سعادت کا باعث سمجھتا ہے اور اپنی معاشرت کو دین بنا کر اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے، اس سلسلہ میں تیسری جلد ترتیب کے مراحل میں ہے۔

سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ:

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے طرز حکمرانی نے خلفاء راشدینؓ کے دور کی یاد تازہ کر دی۔ آپ کے دور حکمرانی کے عدل و انصاف کو ضرب المثل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور دور دراز کے لوگوں نے بھیڑیئے کے بھیڑ پر حملہ کرنے سے اندازہ کر لیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ رحلت فرما گئے۔ تاریخ اسلامی کی یہ محرومی کی انتہا ہے کہ اس عظیم شخصیت پر کوئی ایسی تعریف موجود نہ تھی جس کو پڑھ کر مسلمان آپؒ کی سیرت سے استفادہ کرتے، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے امام مالکؒ کے شاگرد ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکم مالکی مصری کی تعریف کو جتنے خوبصورت انداز میں ڈھالا یہ خود ایک مستقل تصنیف کی حیثیت اختیار کر گئی اور تحریر سلاست اور شگفتگی میں ایسی جاذبیت ہے کہ

ختم نبوۃ

مطالعہ شروع کرنے والا ختم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ۱۹۹ صفحات کی اس کتاب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی حیات مبارکہ کے ۱۱۲ عنوانات کو قلمبند کر کے مکمل سوانح کا احاطہ کر دیا گیا۔

رسائل یوسفی :

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی حیات میں مختلف فتنوں نے اپنے اپنے اوقات میں سر اٹھانے کی کوشش کی جسے مولاناؒ نے مدلل تحریر کے ذریعہ ختم کیا، ان میں انکار حدیث، انکار عظمت صحابہؓ، تحریف قرآن، عورت کی سربراہی کے حوالے سے قرآن و حدیث کی غلط تشریح اور ذکری مذہب کے بارے میں غلط عقائد کی تشہیر اور صحابہ کرامؓ پر تنقید کا حق رکھنے والے گروہ کی تردید کے سلسلہ میں جو مضامین مولانا لدھیانوی صاحبؒ نے تحریر فرمائے ان کو ۵۱۴ صفحات پر مشتمل اس مجموعہ میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

اصلاحی مواعظ :

روحانی سلسلہ میں شیخ کے ملفوظات اور مواعظ کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان افراد کو جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی سلسلہ اور تزکیہ نفس کا امین بنایا ان کی زبان میں ایک خاص تاثیر بھی عطا کی تاکہ امت ان سے رہنمائی حاصل کر سکے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تصوف کے چاروں سلسلوں کی خلعت خلافت سے سرفراز تھے، اس لئے اس حیثیت سے آپ نے جو مواعظ فرمائے وہ جہاں ایک علمی خزانے کی حیثیت سے تدوین کے لائق تھے وہیں مریدین کی اصلاح کا ایک اہم ذریعہ تھے۔ ۳۰۷ صفحات پر مشتمل اس ذخیرہ میں آپ کے دس مواعظ "مقصد حیات، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضے، اعتکاف! فضائل و مسائل، حقوق اللہ اور ذکر اللہ کی فضیلت، توبہ کیسے کریں، حسد کی بیماری اور اس کا علاج، دنیا کی محبت کے بارے میں تاثرات، صبر کے درجات، غیبت ایک اخلاقی برائی، لیلۃ القدر کی برکات، عظمت قرآن اور اس کی تلاوت کے فوائد و ثمرات۔" کا اہم مجموعہ ہے دیگر مواعظ زیر ترتیب ہیں۔

شخصیات و تاثرات :

مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ کے قلم سے اپنے اکابر اور ہم عصر علماء کرام کی وفات پر جو تاثرات بینات کے صفحات پر تحریر ہوئے اس حسین بزم کو کتابی شکل میں مندرجہ بالا عنوان سے مرتب کر دیا گیا:

اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات طیبہ میں جہاں حضرت حسانؓ بن ثابت نے مدحیہ اور نعتیہ اشعار فرما کر نعت گوئی کے سلسلہ کا آغاز کیا وہیں بعض دیگر صحابہ کرامؓ کے اشعار بھی مقبولیت کی انتہا کو پہنچے، جن کو حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کے اس قصیدہ کو خاص اہمیت حاصل ہوئی جو انہوں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا تھا۔ اس قصیدہ کا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنے دور میں فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس قصیدہ کو فارسی اور عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے موجودہ دور میں اکثر لوگ اس کے افادہ سے محروم تھے۔ مولانا لدھیانوی صاحبؒ نے اس کو اردو کے قالب میں ڈھال کر عقیدت و محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شاہکار کو امت کے استفادہ کے لئے پیش کیا۔

رجم کی شرعی حیثیت :

بدکاری کی سزا قرآن و حدیث کی واضح نصوص سے ثابت ہے اور شادی شدہ بدکردار مرد و عورت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک سنگسار کیا جاتا رہا، بعض منکرین حدیث اور ان کی روحانی اولاد نے اس سزا کا انکار کر کے اس کے حدود و قصاص کے قوانین میں تحریف کرنے کی کوشش کی، جس کا مدلل جواب مولانا لدھیانوی صاحبؒ کے مرتب کردہ اس مجموعہ میں شامل ہے۔

حسن یوسف :

۵۰۰ صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ ماہنامہ بینات کے ان اداریوں پر مشتمل ہے جس میں نفاذ شریعت، شعائر اسلام کا تحفظ، دینی مدارس و مساجد کے خلاف حکومتی اقدامات کو چیلنج کرتے ہوئے حکمرانوں کو للکارا گیا ہے، یہ مجموعہ حکام و انتظامیہ کے لئے تازیانہ عبرت اور امت کے لئے بہترین راہ ہے۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم :

گزشتہ صدی میں جب مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی سرپرستی میں امت مسلمہ کو گمراہ کرنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے کاٹنے کے لئے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے فارسی زبان میں عقیدۂ ختم نبوت پر ایک بہترین کتاب فارسی زبان میں تحریر فرمائی۔ کتاب کی افادیت کے پیش نظر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے حکم پر بہترین اردو زبان کے قالب میں ڈھال کر مولانا لدھیانوی صاحبؒ نے

باقی صفحہ 7 پر

الہلال

واذا لم تر الہلال فسلّم لاناس رأوہ بالابصار

اگر تو نے الہلال نہیں دیکھا تو ان لوگوں کو سلام اور (معانقہ) کر جنہوں نے اس کو آنکھوں سے دیکھا

★شیخ الہندؒ نے فرمایا: ہم اپنا اصلی کام بھولے ہوئے تھے "الہلال" نے یاد دلا دیا ★علامہ اقبالؒ نے "الہلال" کے دس خریدار مہیا کیے۔ ★مولانا محمد علی جوہرؒ نے فرمایا: میں نے لیڈری ابوالکلام کی نثر اور اقبالؔ کی شاعری سے سیکھی۔ ★مولانا حسرت موہانیؒ نے یوں خراج عقیدت پیش کیا: جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر نظمِ حسرت میں بھی مزا نہ رہا ★مولانا غلام رسول مہرؔ فرماتے ہیں: "مولانا آزاد فضائل و مکارم، علم و فضل کا ایک عجیب پیکر تھے۔ ان کا ہفتہ وار اخبار "الہلال" ۱۹۱۲ء میں ابرِ بہار کی طرح فضائے کلکتہ پر نمودار ہوا۔ اور ظاہر و باطن میں ایسی شہرت و ہر دلعزیزی حاصل کر لی جو نہ پہلے کسی کو ہوئی اور نہ بعد میں حاصل ہو سکی، انہوں نے حقائقِ کتاب و سنت جس دلپذیر انداز میں پیش کیے، اس کی مثال پھر نہ مل سکی نیز علم و فضل کے ہر دائرے میں ان کا امتیاز یگانگی قائم رہا۔" ★ اقبال: تمام ہندوستان میں ایک عالم تھا جو کم و بیش مجتہدانہ حیثیت رکھنے کا اہل تھا۔ ☆سید سلیمان ندوی: اقبال، محمد علی اور ابوالکلام تھوڑے سے فرق سے ایک ہی منزل رجوع الی الاسلام کے مناد ہیں ★سید ابوالاعلیٰ مودودی: مولانا آزاد ایک شریف النفس اور وسیع الظرف انسان تھے وہ ان حضرات میں سے تھے جو مخالفین کی گالیاں تو سنتے ہیں لیکن کبھی کوئی ان کی زبان سے کسی کے لئے گالی نہیں سنتا۔ ★ بہادر یار جنگ: میں "الہلال" ہی پڑھ کر مقرر ہوا ہوں ★ رئیس احمد جعفری: بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ☆شورش کاشمیری: آفاقہا گردیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ★سید ابوالحسن علی ندوی: "الہلال" سحرِ حلال تھا۔ ★ امین احسن اصلاحی: ان کا دماغ کئی ہزار دماغوں کو نچوڑ کر بنایا گیا ہے۔ ★عصمت انونو: ترک عوام انہیں نہیں بھلا سکتے جنگِ بلقان اور پہلی جنگ کے موقع پر ایشیا کے وہ واحد شخص تھے جنہوں نے نہایت دلیری اور بے باکی سے ("الہلال" کے ذریعہ) ترکوں کی حمایت کی اور اس حق گوئی کی پاداش میں انگریزوں کی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ★ حمید نظامی: اب خدا کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کو آسرا یہ ابوالکلام آزاد ہی ہیں (طویل اداریے سے اقتباس)

اس کے علاوہ "الہلال" اور ابوالکلام کے متعلق اتنی عمدہ اور جامع آراء ہیں کہ ایک دفتر بن جائے، کتاب و سنت اور فقہِ دین کی تفہیم کا یہ ذخیرہ کبریت احمر کی طرح تقریباً نایاب تھا۔ الحمد للہ مساعی کامیاب ہوئیں اور ہم نے اصل سائز میں اصل نسخ کو چھاپ کر بر صغیر کی بڑی لائبریریوں میں پہنچا دیا، لیکن ایک ضرورت اور داعیہ باقی رہا کہ فقہ کتاب و سنت اور اسلامی سیاست کا یہ ذخیرہ بخط نستعلیق مع حواشی عام ہو تاکہ شائقین اور اہلِ ذوق اس سے با آسانی استفادہ کر سکیں

بر صغیر پاک و ہند اور عالمِ اسلام کی دینی تحریکیں "الہلال" کی صدائے باز گشت ہیں۔

اللہ کے فضل و کرم پر توکل و اعتماد کرتے ہوئے الہلال، البلاغ، الہلال کے تینوں دور انشاء اللہ چھ بڑی جلدوں میں مکمل ہوں گے اور ہر جلد کم و بیش بارہ صد صفحات پر مشتمل ہوگی۔ سوائے اشتہارات کے کوئی چیز حذف نہ ہوگی /250 روپے پیشگی جمع کرانے پر ہر جلد /250 کی وی پی روانہ ہوگی جبکہ مکمل ہونے پر فی جلد قیمت پانچ صد ہوگی۔ پانچ خریدار مہیا کرنے والے اور پیشگی /1250 روپے بھیجنے والے کو ہر جلد مفت مہیا ہوگی بشرطیکہ خریدار ہر جلد کی وی پی وصول کرتے رہیں اس کا انتظام کر لیا گیا ہے کہ ہر چھ ماہ میں ایک جلد آجائے پہلے بھی آسکتی ہے مواد یا لوازمہ تو موجود ہے کمپوزنگ، حروف خوانی، طباعت و جلد کا کام کرنا ہے انشاء اللہ یہ کام تین سال میں بلکہ اس سے بھی کم مدت میں مکمل ہو جائے گا۔ نیز پیشگی بھیج کر خریدار بننے والوں کو مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ اقبال اور چودھری افضل حق کی کتب پچاس فیصد رعایت پر مہیا کریں گے اگر خدانخواستہ کاغذ دس فیصد سے زائد گراں ہو جاتا ہے تو اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ ہوگا آخری جلد پیشگی کی بناء پر مفت روانہ خدمت ہوگی

حماد راشد بن عبدالرشید ارشد الہلال اکیڈیمی ۲۵۔ سی لوئر مال لاہور

ختمِ نبوۃ

قسط 1

تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں حکومتی تبدیلیاں

"توہین رسالت مقدمے کے اندراج کا پرانا نظام برقرار رکھنے کا فیصلہ" کے بارے میں ۱۷/ مئی ۲۰۰۰ء کے جنرل پرویز مشرف کے بیان سے قبل تحریر کیا گیا، افادیت کے پیش نظر شامل اشاعت کیا جارہا ہے...... (مدیر)

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ۲۱/اپریل کو حقوق انسانی کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ :

"توہین رسالت کے قوانین کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے ایف آئی آر کا اندراج اس وقت عمل میں لایا جائے گا جب متعلقہ ڈپٹی کمشنر اس واقعہ کی ابتدائی تحقیقات اور چھان بین مکمل کرے گا۔"

جنرل صاحب کے اس اعلان کے ساتھ ہی پورے ملک میں اضطراب اور غم و غصہ کی لہر پھیل گئی۔ مختلف دینی جماعتوں اور ان کے قائدین کی جانب سے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کے خلاف احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ ۸/ مئی کو لاہور میں ملی یکجہتی کونسل میں شامل ۱۹/ دینی جماعتوں نے عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت سے متعلق قانون میں ترمیم کے خلاف ۱۹/ مئی کو ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ دینی، سیاسی رہنماؤں نے اعلان کیا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون میں کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی۔

گزشتہ دنوں حکومت کے سرکاری ترجمان کی طرف سے اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں قطعا ترمیم یا تبدیلی نہیں کرنا چاہتی بلکہ قانون کو مؤثر بنانے کے لئے مختلف تجاویز زیر غور ہیں۔

اولاً : سرکاری ترجمان کی وضاحت ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے، اگر حکومت اس قانون میں کسی ترمیم کا ارادہ نہیں رکھتی تو اس قانون کو مؤثر بنانے کے ضمن میں غور و خوض کی ضرورت ہی کیا ہے؟

ثانیاً : حکومت نے اپنے تئیں یہ کیسے سوچ لیا کہ تحفظ ناموس رسالت کا قانون غیر مؤثر ہو گیا ہے، حکومت کے پاس کیا گارنٹی ہے کہ قانون کے طریق کار میں تبدیلی کے بعد قانون مؤثر ثابت ہو گا یا مزید غیر مؤثر ہو جائے گا؟

ثالثاً : انسانی حقوق کے حوالہ سے ہونے والی تقریب میں مجوزہ اعلان چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز

تحریر: صاحبزادہ طارق محمود

مشرف نے کیا تھا ان کے واضح اعلان اور اخباری رپورٹنگ کے بعد نامعلوم سرکاری ترجمان کی وضاحت کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے؟

ناموس رسالت غیر معمولی مسئلہ ہے، جو بات جنرل صاحب نے کہی ہے، مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی تردید بھی انہی کے ذمہ ہے۔

تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے طریقہ کار میں مجوزہ تبدیلی کا اعلان نیا نہیں بلکہ یہ اسی تسلسل کا حصہ ہے، جسے ماضی کی حکومتوں بے نظیر بھٹو اور میاں نواز شریف نے ترمیم کرنے میں پوری کوشش کی۔ بھاری مینڈیٹ کی دعویدار شریف حکومت کے نشیمن پر جنرل پرویز مشرف بجلی بن کر گرے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ انہیں ان کی ناقص پالیسیاں اور خوشامدی مشیر لے ڈوبے لیکن ان کے زوال اور تنزلی کا حقیقی سبب تحفظ ناموس رسالت کا یہی قانون تھا جس میں انہوں نے ترمیم کر کے عذاب خداوندی کو دعوت دی تھی۔ موجودہ حکومت کے سربراہ نے قانون ناموس رسالت کے تحت مقدمہ کی ایف آئی آر کو صرف ڈپٹی کمشنر کی چھان بین اور تفتیش سے مشروط کرنے کا اعلان کیا ہے جبکہ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے تو چھ افراد پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی کے ذمہ ابتدائی چھان پھٹک کا کام لگایا تھا۔ اس خصوصی کمیٹی میں ڈپٹی کمشنر ایس ایس پی کے علاوہ علاقہ کی اچھی شہرت کے حامل ایماندار چار مسلمان اور دو عیسائی منتخب کئے جانے تھے، اس کمیٹی کی تسلی، تشفی اور چھان بین کے بعد کمیٹی ہی کی رپورٹ پر ایف آئی آر درج ہوتا تھی۔ ۱۴/ جون ۱۹۹۹ء کو قومی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق وزیر اعظم نواز شریف نے توہین رسالت کے تحت ایف آئی آر کے اندراج کے قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی تھی۔ خبر ملاحظہ فرمائیں :

"وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے وفاقی

ختم نبوة

وزیر مذہبی امور راجہ محمد ظفر الحق کی رپورٹ پر توہین رسالت کے مبینہ واقعات میں ایف آئی آر کے اندراج کے قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ یہ انکشاف قومی اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر مملکت ڈاکٹر روفن جولیس نے راجہ ظفر الحق کی زیر صدارت اسلام آباد میں منعقدہ اجلاس میں شرکت کے بعد صحافیوں سے بات چیت کے دوران کیا۔"

قبل ازیں بے نظیر بھٹو کے دور میں توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی پوری کوشش ہوئی۔ جو اللہ کے فضل و کرم اور اہل وطن کی غیرت دینی کے باعث کامیاب نہ ہو سکی۔ بے نظیر نے پہلے اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دیا۔ جولائی ۱۹۹۴ء میں ان کے وزیر قانون اقبال حیدر نے بیرون ملک ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

"وفاقی کابینہ نے توہین رسالت قانون میں ترمیم کی منظور دے دی ہے اور اس ترمیم سے اب پولیس کو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرنے اور جیل بھیجنے کا اختیار حاصل نہیں رہا، انہوں نے کہا کہ حکومت ملک میں مذہبی انتہا پسندی نہیں چاہتی۔"

اپریل ۱۹۹۵ء میں بے نظیر بھٹو حکومت کی وفاقی کابینہ نے توہین رسالت قانون میں دو ترامیم کی منظوری دے دی۔ ان ترامیم کے تحت توہین رسالت کے الزام میں مقدمہ ایک اعلیٰ جوڈیشنل افسر، جو ڈپٹی کمشنر کے مساوی مرتبہ کا ہو، کی تحقیقات کے بعد درج ہوگا اور جھوٹا مقدمہ قائم کرنے والے شخص کو دس سال تک قید کی سزا سنائی جا سکے گی۔ ۲۰/اپریل ۱۹۹۵ء کے تمام قومی اخبارات میں حقوق انسانی کے مشیر سید کامران حیدر رضوی کے حوالہ سے شہ سرخیوں کے ساتھ ترامیم کی منظوری کی خبریں شائع ہوئیں۔ ان ترامیم کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جانا تھا، قانون ساز اداروں کی منظوری کے بعد ان کا نفاذ عمل میں لایا جانا تھا کہ بے نظیر بھٹو حکومت غفرلہ ہو گئی۔

تحفظ ناموس رسالت کے قانون ۲۹۵-سی میں ترامیم کر کے اسے غیر مؤثر بنانے میں ماضی کی ان دو حکومتوں کے کردار کا اجمالی جائزہ ہم نے پیش کیا جو عوامی، جمہوری حکومتیں ہونے کی دعویدار تھیں۔ اہل وطن کی دینی غیرت و حمیت جانتے ہوئے بھی سابق حکمرانوں نے غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر تحفظ ناموس رسالت کے قانون سے مذاق روا رکھا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کی کرشمہ سازی کہ دونوں سابقہ حکومتیں تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرتے ہوئے خود ختم ہو گئیں۔ موجودہ حکومت سابقہ حکومتوں کی طرح تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے طریق کار میں تبدیلی کی خواہش مند ہے، چونکہ دفعہ ۲۹۵-سی ناقابل ضمانت ہے۔ اصل سازش یہ ہے کہ اس قانون کو ناقابل دست اندازی پولیس بنایا جائے، طریق کار کی تبدیلی درحقیقت اسی سازش کی کڑی ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے تحت ایف آئی آر کے اندراج سے قبل متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی منظوری مقدمہ کو کمزور کرنے اور ملزم کو تحفظ فراہم کرنے کا باعث بنے گی۔ یہ بات محتاج وضاحت نہیں کہ ڈپٹی کمشنر پورے ضلع کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے، جس تک عام آدمی کی رسائی ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہر ڈپٹی کمشنر اپنے ضلع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔ عدالتی فرائض کے علاوہ لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھنے، فرقہ واریت پر قابو پانے، مختلف سرکاری محکموں کی نگرانی کرنے، دہشت گردی و تخریب کاری کے سدباب جیسے اہم اور حساس مسائل کی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈپٹی کمشنر کے کاندھوں پر ہوتا ہے، ان فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ صدر مملکت، وزیر اعظم، گورنر، وزیر اعلیٰ اور دیگر وزرا کا استقبال کرنا اور سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہنا بھی ڈپٹی کمشنر کی ڈیوٹی میں شامل ہے۔ اکثر مقدمات کے سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر کو ہائیکورٹ میں پیشی بھی بھگتنا پڑتی ہے۔ ان مصروفیات اور انتظامی امور کے جھمیلوں کی صورت میں ڈپٹی کمشنر توہین رسالت کے استغاثہ کی تفتیش کے لئے دور افتادہ گاؤں یا کسی سب ڈویژن مقام تک پہنچنے کے لئے کیسے وقت نکال سکے گا؟

کسی بھی وقوعہ کی ابتدائی اطلاع متعلقہ تھانہ یا چوکی پولیس میں دینے کا بڑا مقصد پولیس کی بروقت کارروائی سے ملزمان کا قابو کرنا ہوتا ہے، اگر کسی واقعہ میں ملزم بھی گرفتار نہ ہو سکے اور وہ قانون کے ہاتھوں سے نکل کر محفوظ ہاتھوں میں پہنچ جائے تو ایسی صورت میں ڈپٹی کمشنر کی تفتیش کے بعد ایف آئی آر کا اندراج کیا "بعد از مرگ واویلا" کے مترادف نہیں ہوگا؟ ہماری پولیس اور اس کی کارکردگی کیسی بھی ہو؟ لیکن یہ حقیقت ہے کہ تھانہ ۲۴ گھنٹے کھلا رہتا ہے، جبکہ ڈپٹی کمشنر کا دفتر ۲۴ گھنٹے کام نہیں کرتا۔ دفتری اوقات کے بعد ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ تک رسائی اور شنوائی دونوں ممکن نہیں۔ پورے ضلع میں بے شمار تھانے موجود ہیں، ہر کوئی اپنے علاقہ کے متعلقہ تھانے سے باآسانی رجوع کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ڈپٹی کمشنر کا دفتر پورے ضلع میں ایک ہی ہوتا ہے۔ جہاں تک پہنچنا اور ضلع سربراہ سے رابطہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ پھر

ختم نبوۃ

یہ ضروری نہیں کہ ڈپٹی کمشنر ہر وقت دفتر میں دستیاب ہوں، توہین رسالت کے کیس کی صورت ڈپٹی کمشنر صاحب کی تفتیش کے بعد ایف آئی آر کے اندراج کا فائدہ مدعی کو کم اور ملزم کو زیادہ پہنچتا ہے۔ ماضی میں دیکھا گیا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب ملزمان نہ صرف یہ کہ قانون کے لمبے اور مضبوط ہاتھوں کے باوجود بچ رہے بلکہ انہیں بیرون ملک بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ پہنچایا گیا۔

ڈپٹی کمشنر کی تفتیش اور چھان بین کے نتیجہ میں ایف آئی آر کے اندراج کے ضمن میں مدعی کو رکاوٹوں اور مشکلات کی کیسی پل صراط سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے، جسے اس کا تلخ مشاہدہ ہوا ہو۔ حال ہی میں گوہر شاہی کے خلاف عدالتی فیصلہ منظر عام پر آیا ہے، لیکن بہت کم لوگوں کو علم ہوگا کہ ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروانے میں کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اس مقدمہ کے مدعی مولانا احمد میاں حمادی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم سندھ کے امیر ہیں۔ جماعتی معاونت اور ذاتی پیروی کے باوجود مدعی کئی ماہ مسلسل اعلیٰ حکام کے دفاتر کے چکر کاٹتے رہے۔ مقامی انتظامیہ نے برابر سرد مہری اور عدم دلچسپی کا ثبوت دیا۔ تمام حقائق، ٹھوس شواہد، تحریری و تقریری ثبوت کے باوجود ماہ دسمبر ۱۹۹۸ء میں دی جانے والی درخواست پر ۲/ مئی ۱۹۹۹ء کو ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کی منظوری کے بعد ایف آئی آر درج ہوئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ریاض احمد گوہر شاہی روپوشی کے بعد مفرور ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ ان کی عدم پیروی کے بعد عدالت نے فیصلہ سنادیا۔ چند روز پہلے فیصل آباد میں تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے تحت ڈپٹی کمشنر کی چھان بین کے بعد ایف آئی آر درج کروانے والے مدعی رانا محمد شاہد کا بیان ۵/ مئی روزنامہ "پاکستان" لاہور میں شائع ہوا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ:

"ایک مذہبی تنظیم اگر ان کا ساتھ نہ دیتی تو یہ مقدمہ کبھی درج نہ ہوتا، اور انہیں ایف آئی آر کے اندراج کی مشکلات نے ذہنی طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا۔"

مجوزہ طریق کار کی تبدیلی سے ایک بات کھل کر سامنے آئی ہے کہ ایف آئی آر کا اندراج کے لئے مدعی کے بس کی بات نہیں، طریق کار کی تبدیلی کے بعد کسی نہ کسی دینی جماعت یا تنظیم کی مداخلت ضروری ہو جائے گی نتیجہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔

ہر حکومت انصاف کو شہریوں کے گھروں کی دہلیز تک پہنچانے کی دعویدار رہی ہے۔ ماضی کی حکومتوں نے تحصیل کی سطح کے ۱۴ شہروں کو ضلع کا درجہ دیا۔ تقریباً ۳۴ نئے ضلعے بنانے کا مقصد یہ تھا کہ شہریوں کو ان کے گھروں کے قریب انصاف میسر آئے، اسی طرح ٹاؤن کمیٹیوں کو تحصیل کا درجہ دیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد یہی تھا کہ شہریوں کو دور دراز سفر کی صعوبتوں سے بچایا جائے اور انہیں تصفیہ طلب امور اور دیگر سہولتیں اپنے علاقہ میں میسر آئیں۔ بہاولپور، راولپنڈی اور ملتان ہائیکورٹ بنچ کا قیام اسی مقصد کی کڑی ہے، کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ باقی تمام مقدمات و معاملات میں شہریوں کو ان کے گھروں کے دروازوں کی دہلیز پر قانونی سہولتیں میسر ہوں لیکن توہین رسالت کے مسئلہ پر مدعی کو دربدر کی ٹھوکریں کھانا پڑیں؟ افسروں اور حکام بالا تک رسائی میں پاپڑ بیلنے پڑیں؟ اس تمام تر صورت حال کے پیش نظر تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے طریقہ کار میں مجوزہ تبدیلی کی شکل میں عملاً دشواریاں بالآخر توہین رسالت کے مقدمات کے عدم اندراج پر منتج ہوں گی۔

نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون کی سب سے زیادہ مخالفت مسیحی اقلیت کے وہ رہنما کر رہے ہیں جن کا اپنا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا، ان کا طرز عمل ان کی کتاب "انجیل" اور ان کی مذہبی تعلیمات کے قطعی منافی ہے۔ اس حوالہ سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم یہ حقیقت بھی منظر عام پر لانا چاہتے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت دفعہ ۲۹۵-سی کا قانون مسیحی اقلیت سے متصادم نہیں، نہ ان کے لئے خطرہ کا باعث ہے، جب ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کو واجب سمجھتے ہیں تو پھر انہیں اس قانون سے خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ ایک شریف شہری جو چوری، ڈکیتی کا تصور بھی نہیں کرسکتا تو پھر اسے ۳۸۰/ ۴۱۱ اور ۴۵۲ دفعات سے ڈرنے کی ضرورت ہے نہ اس کی مخالفت کرنے کی ضرورت ہے اس لئے کہ یہ دفعات تو اسے تحفظ فراہم کرتی ہیں ۱۹۹۶ء میں ہائیکورٹ کے فل بنچ نے اپنے فیصلہ میں لکھا تھا کہ:

"ناموس رسالت کا قانون اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔"

۲۹۵-سی تحفظ ناموس رسالت قانون سے کسی کو خطرہ ہوسکتا ہے تو وہ قادیانی گروہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ذات کے لئے نبی بلکہ خاتم النبیین، اپنے ساتھیوں کے لئے صحابی، بیوی کے لئے ام المومنین، بیٹی کے لئے سیدۃ النساء، اپنے تابعین کے لئے خلیفۃ المسلمین جیسے القابات اور شعائر اسلامی اختیار کر کے اہانت رسالت مآب

ختم نبوۃ

صلی اللہ علیہ وسلم، اہانت صحابہؓ، اہانت اہل بیتؓ اور اہانت اسلام کا ارتکاب کیا۔ یہی عقائد ان کے ماننے والوں کے ایمان کا حصہ ہیں۔ قادیانیوں کی کتب اور ان کا سارا لٹریچر اس قانون کی زد میں آتا ہے، کیا اس قانون کی مخالفت کر کے مسیحی اقلیت کے رہنما قادیانیوں کو تحفظ فراہم نہیں کر رہے؟ یہ بات جھٹلائی نہیں جا سکتی کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کے نفاذ کے بعد چند برس تک کسی مسیحی رہنماؤں نے کسی خاص رد عمل کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ان کا طرز عمل قطعی ایسا نہ تھا جیسا جارحانہ انداز انہوں نے آج کل اختیار کر رکھا ہے، کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جو قانون جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتا ہے مسیحی رہنما اسے کالا قانون قرار دے کر اس کی منسوخی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں قومی اسمبلی کی سطح پر حکومت نے تحفظ ناموس رسالت کے عنوان سے ۹/ افراد پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی تھی، جس میں وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر، وزیر قانون اقبال حیدر اقلیتی نمائندے فادر جولیس ایم این اے طارق سی قیصر ایم این اے کے علاوہ مسلمان ایم این اے بھی شامل تھے۔ پہلا اجلاس وزیر داخلہ کی صدارت میں وزیر قانون کی موجودگی میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں چار مسلمان اور چار اقلیتی نمائندوں نے شرکت کی تھی، کسی بھی ایک اقلیتی نمائندے نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے، اسے ختم کرنے یا سزائے موت کو تبدیل کرنے کا مطالبہ نہیں کیا تھا، تاہم اس اجلاس میں انہوں نے بعض اوقات قانون کے غلط استعمال سے متعلق خدشات اور تشویش کا اظہار ضرور کیا تھا۔

باقی آئندہ

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

HB TRUSTABLE MARK
Hameed Bros Jewellers
3, Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3
فون 515551-5675454
فیکس: 5671503
حمید برادرز جیولرز
3 موہن ٹیرس ... شاہراہ عراق، صدر کراچی

ختم نبوۃ

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت

عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے

بقیۃ السلف، رازیٔ زماں، قطب دوراں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ بھی راہی ملک عدم ہوئے۔ انہیں جمعرات ۱۸/ مئی صبح تقریباً دس بجے دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کی خبر صاعقہ اثر اسلامیان پاکستان خصوصاً اہل کراچی پر ہالہ بن کر گری اور چند ہی لمحوں بعد انٹرنیٹ کے ذریعہ پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی:

مصائب اور بھی تھے پر ان کا جانا
عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے

فیڈرل بی ایریا سے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کے لئے صبح دس بجے روانہ ہوئے تو گھر کے نزدیک نصیر آباد اسٹاپ پر ایک پھل فروش کے پاس رکے تو اچانک دو موٹر سائیکل پر سوار چار نوجوان آئے اور ان میں ایک نے مولانا پر فائرنگ شروع کر دی، مولانا کی گردن اور شانوں پر گولیاں لگیں جبکہ ان کے جاں نثار ڈرائیور عبدالرحمن کے سینے میں گولی پیوست ہو گئی، پھل فروش اور مولانا کے چھوٹے صاحبزادے حافظ محمد یحییٰ نے حملہ آوروں کی مزاحمت کی تو ان پر بھی فائرنگ کی گئی، جس کے نتیجہ میں دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ان کے ڈرائیور کو فوری طور پر عباسی شہید ہسپتال لے جایا گیا، لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اور مقام شہادت پر فائز ہو کر اہل حق کو یتیم کر گئے۔ ان کے ڈرائیور نے بھی حق رفاقت ادا کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

حضرت مولاناؒ اپنی شہادت سے تین روز قبل ہی افغانستان سے واپس آئے تھے، افغانستان میں امیر المومنین سے ملاقات کے علاوہ محاذ جنگ پر بھی گئے اور شہادت کی تمنا کے ساتھ دعا کی، لیکن یہ دعا اس قدر جلد قبولیت حاصل کرلے گی اس کا کسی کو گمان نہ تھا:

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

مولاناؒ کی شہادت کی خبر کراچی کے ہر شہری کے لئے سوہان روح تھی اور ہر شخص نے اسے اپنے ذاتی غم کی طرح محسوس کیا، تمام شہر کا نظام ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ ہر شہری غم سے بوجھل

محمد فاروق قریشی

اور ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ہر شخص غم و اندوہ کی تصویر تھا، واقعی یہ کسی ایک گھر یا خاندان کا نقصان نہ تھا بلکہ تمام کراچی، پاکستان اور عالم اسلام کا المیہ تھا۔ جہاں جہاں خبر پہنچتی گئی بازار بند ہوتے چلے گئے، دکانوں کے شٹر آناً فاناً میں ڈاؤن ہو گئے، ہر شخص نے یوں محسوس کیا کہ گویا اس کے اپنے گھر میں جنازہ رکھا ہو۔

لوگوں نے اشتعال میں پتھراؤ اور کئی مقامات پر ٹائر جلا کر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ ایسے موقع سے کچھ لوگوں نے فائدہ اٹھا کر بینکوں، عمارتوں اور گاڑیوں کو بھی آگ لگائی۔ نماز جنازہ کے لئے جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن میں عشاء کے بعد کا اعلان کیا گیا، اگرچہ ٹریفک بند اور علاقے کا اطراف سے محاصرہ ہو چکا تھا تاہم جاں نثار دور دراز سے پیدل اور اپنی ذاتی سواریوں پر جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے لئے کھنچے چلے آئے:

ہوا ہے درد کا رشتہ یہ دل غریب سہی
تمہارے نام پر آئیں گے غم گسار چلے

جامع مسجد اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ ہو گئی اور لوگ دیوانہ وار کھینچے چلے آئے، یہاں تک کے گرومندر سے جمشید روڈ تک صف در صف خلقت شہر اپنے محبوب و مرشد کو الوداع کہنے جمع تھی۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ کراچی میں شاید اس سے قبل نماز جنازہ کا اتنا بڑا اجتماع نہیں ہو سکا۔

بے حد و بے حساب لوگ تھے اخباری اصطلاح میں لاکھوں کا اجتماع کہا جا سکتا ہے، نماز جنازہ بھی دور و نزدیک کا ہر شخص اور ہر عالم و بزرگ جو بھی پہنچ سکتا تھا دریغ نہیں کیا۔ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ اور مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ بطور خاص شریک ہوئے۔ نماز جنازہ کی امامت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ رات ساڑھے دس بجے نماز جنازہ ادا کی گئی، بعد ازاں جاں نثاروں کا سیل بے پناہ اپنے محبوب کو رخصت کرنے کے

لئے ان کے مرشد جامع مسجد خاتم النبیین پوسٹ آفس سوسائٹی گلشن اقبال تک گھنٹوں کا سفر طے کر کے پہنچا اور لاکھوں آہوں اور سسکیوں کے درمیان حضرت اقدسؒ کو سپرد خاک کر دیا گیا:

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم
ہوگئے خاک انتہا یہ ہے

حضرتؒ کی سوانح:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۲ء میں بستی عیسیٰ پور ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حسب روایت خانگی ماحول میں ہی حاصل کی اور پھر جامعہ خیر المدارس میں داخلہ لیا۔ ۱۹۵۳ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان سے فارغ التحصیل ہوئے۔ راقم کی معلومات کی بنیاد یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیت علماً اسلام کراچی تشریف لائے ایئرپورٹ سے سیدھے حضرتؒ سے ملاقات کے لئے دفتر تحفظ ختم نبوت کراچی پہنچے، وہاں حضرتؒ کے ساتھ ایک نشست ہوئی حال احوال کے دوران حضرت نے مولانا فضل الرحمٰن سے پوچھا کہ آپ کا سن پیدائش کیا ہے؟ تو اس پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے ایک لطیفہ سنایا کہ حضرت مفتی صاحب (مفتی محمودؒ) فرماتے تھے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مجھے قید کر لیا گیا، جب قید سے رہائی ملی تو تم پیدا ہوئے، گھر گیا ایک قید سے مجھے رہائی ملی تو دوسری قید سے نہیں۔ اس پر حضرت مولانا لدھیانوی صاحبؒ نے فرمایا کہ ۱۹۵۳ء ہی میں مجھے بھی ایک قید سے رہائی ملی اور وہ یہ کہ میں بھی اسی سن میں مدرسہ سے فارغ ہوا۔ گویا یہ بھی ایک رہائی کی شکل ہے۔

جامعہ سے فراغت کے بعد جامعہ رشیدیہ ساہیوال اور مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن میں بطور مدرس خدمات انجام دیں اور پھر اس ہیرے کو حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ایسے جوہری نے شناخت کر لیا اور ماہنامہ بینات کراچی کے لئے ان کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ ماہنامہ کی ادارت کے ساتھ ساتھ حضرت بنوریؒ نے انہیں مستقل کراچی کے لئے آمادہ کر لیا اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی تدریس بھی شروع کر دی گئی، گویا ادارت اور تدریس دونوں مشق سخن اور چکی کی مشقت کی طرح ساتھ ساتھ چلتی رہیں اور حق تو یہ کہ انہوں نے ہر دو جہت کا حق ادا کر دیا، کوئی شعبہ بھی تشنہ نہیں رہا۔

عشق ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رہا اور اس کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت اور بعد ازاں مرکزی نائب امیر کے عہدے پر خدمات انجام دیتے رہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کو عالمی سطح پر منظم کرنے کا شاندار کارنامہ انجام دیا، دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں اس مجلس کی شاخ یا نمائندہ موجود نہ ہو، اس کے ساتھ ہی ہفت روزہ "ختم نبوت" کی ادارت کی ذمہ داری بھی انجام دی، ماہنامہ بینات کراچی کے ساتھ ساتھ ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے انہوں نے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۷۸ء سے روزنامہ جنگ سے تعلق قائم ہوا اور اس کے اسلامی صفحہ "اقرأ" کے نگران بنائے گئے اور ہفت روزہ کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" اس شاندار طریقہ سے انجام دیا کہ ایک عالم حیرت زدہ ہے۔ بڑے سے بڑے مشکل مسئلہ کو اپنے علم اور حسن تحریر کی بنا پر پانی کر دیتے کہ ہر شخص اس کو آسانی سمجھ لیتا۔ یہ سلسلہ تادم آخر جاری رہا۔

ایک عرصہ تک ڈائجسٹ کے انداز میں ماہنامہ "اقرأ ڈائجسٹ" کی اعزازی ادارت بھی انجام دی، لیکن یہ سلسلہ بعد میں چند ناگزیر وجوہ کی بنا پر ختم کر دیا گیا۔

بیعت و تعلق:

ابتدائی طور پر جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم اور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے نامور خلیفہ حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ جو ان کے استاد بھی تھے سے بیعت ہوگئے، ان کے انتقال کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلافت مجاز سے سرفراز ہوئے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے خلیفہ ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اصلاح و ہدایت کا تعلق رہا اور وہاں سے بھی اجازت و خلافت سے مرجع ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ کسی جماعت سے تنظیمی تعلق نہ ہونے کے باوجود تبلیغی جماعت، جمعیت علماً اسلام اور جہادی تنظیموں سے قلبی لگاؤ تھا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ سے خاص محبت و شفقت کا معاملہ تھا، اسی تعلق خاطر کی بنا پر گزشتہ حج کے موقع پر امیر جمعیت علماً اسلام مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا جو جمعیت علماً اسلام کی قیادت پر ان کے اعتماد کا مظہر تھا۔ طالبان کے مسائل و مشکلات ان کو بے چین کئے رکھتے تھے اور ان سے تعاون و شفقت کو تادم آخر نبھایا۔ شہادت سے صرف تین روز پیشتر افغانستان کے دورہ سے تشریف لائے تھے۔

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے قلبی لگاؤ تھا ان کے ہر حکم اور ہر اشارہ پر جان دیتے تھے، یہاں تک کہ زندگی کی آخری سانس تک ان کے جامعہ کی خدمات

ختم نبوۃ

سرانجام دیتے رہے اور جامعہ جاتے ہوئے ہی جام شہادت نوش فرمایا۔

تصانیف :

"آپ کے مسائل اور ان کا حل"

۹ جلدیں، ۱۹۷۸ء سے ۲۰۰۰ء تک روزنامہ جنگ کراچی میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے ہفتہ وار مستقل کالم کے مرتب کردہ انتہائی جامع کتاب جو زندگی کے مختلف مسائل کا احاطہ کئے ہوئے ہے، انتہائی مثالی جوابات کا مرقع ہر جلد تقریباً پانچ صد صفحات پر مشتمل ہے۔

"تحفہ قادیانیت" جلد اول صفحات ۲۰ ۷ طبع اول مئی ۱۹۹۳ء ، طبع دوم مارچ ۱۹۹۴ء، "تحفہ قادیانیت" جلد دوم صفحات ۴۶۸ طبع اول مئی ۱۹۹۶ء، "تحفہ قادیانیت" جلد سوم صفحات ۵۱۶،

"اختلاف امت اور طراط مستقیم" صفحات ۵۱۶، شیعہ سنی اختلافات، دیوبندی، بریلوی، سنت اور اہل سنت، مولانا مودودی اور دیگر رسوم کے بارے میں انتہائی مدلل اور موثر کتاب جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

"شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم" صفحات ۵۶۸ عقیدۂ امامت اور شیعت کی اصل بنیاد پر عالمانہ بحث کا دلنشین انداز۔

"رسائل یوسفی" صفحات ۵۱۴ درج ذیل عنوانات پر مشتمل مضامین کا نادر مجموعہ

"انکار حدیث کیوں؟، ترجمہ فرمان علی پر ایک نظر، ترجمہ انتباہ المومنین، عورت کی سربراہی، کیا ذکری مسلمان ہیں؟، عورت اور مرد کا رتبہ، تنقید اور حق تنقید"

"شخصیات و تاثرات" (مقالات یوسفی) صفحات ۴۱۲ حضرت خیر محمدؒ سے لے کر مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ تک ۶۰ بزرگوں کا دلاویز تذکرہ

"حسن یوسف" (مقالات کا دوسرا مجموعہ) ۳۰۰ صفحات پر مشتمل علمی مقالات

"اصلاحی مواعظ" (حصہ اول) ۵۰۰ صفحات،

"سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ" تقریباً ۲۰۰ صفحات، ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکمؒ کی نادر کتاب کا بے مثال ترجمہ۔

"عہد نبوت کے ماہ و سال" صفحات تقریباً چار سو علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھیؒ کی معرکۃ الآرا کتاب کا خوبصورت ترجمہ

"الناجیہ عن طعن الی معاویہ" ترجمہ النبراس از مولانا عبدالعزیز سیوہاروی ۱۰۰ صفحات،

"ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول" صفحات ۲۵۰ چھوٹی اور بڑی دو سائز میں درود شریف کا انتہائی حسین مرقع۔

"دنیا کی حقیقت" صفحات ۴۵۰۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات" صفحات ۴۵۰، ترمذی شریف کے ابواب الزہد کے ترجمہ پر مشتمل مجموعہ

"حکام کے نام" (زیر طبع) ۵۰۰ صفحات

"تجدد پسندوں کے نظریات" (زیر طبع) ۵۰۰ صفحات

"عصر حاضر احادیث نبویہؐ کے آئینہ میں"

"عظمت قرآن"

حضرت کی شہادت پر حسب سابق علماً کرام و راہنمایان ملت کے ساتھ ساتھ حکمرانوں نے بھی بیان دیئے ہیں، جناب چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ :

"مولانا لدھیانویؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے گی۔"

جناب گورنر سندھ اور دیگر عمائدین نے بھی اس سے ملتے جلتے الفاظ بیانات میں دیئے ہیں، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکمران کن لوگوں سے مطالبہ کر رہے ہیں، علماً اور عوام تو یہ مطالبہ کرنے میں حق جانب ہیں کہ حضرتؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے، لیکن خود حکمران بھی اس قسم کے بیانات دے کر کیا تاثر دینا چاہتے ہیں؟ حکمرانوں کے ہاتھوں کو کس نے روکا ہوا ہے، وہ اگر چاہتے ہیں تو ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟ کیا قاتل اور ان کے پس پردہ عوامل اس قدر قوی ہیں کہ حکمرانوں کے ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے اور وہ صرف بیانات دے کر اپنا فرض پورا کر رہے ہیں۔

مولانا عبداللہ شہیدؒ کو اسلام آباد میں، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کو لاہور میں، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ اور مولانا عبدالسمیع صاحب کو کراچی میں شہیدؒ کر دیا گیا حکمرانوں نے کیا کر لیا؟ ان شہادتوں کے نتائج سب کے سامنے ہیں؟

کیا حکومت اپنے عمل سے یہ سگنل دے رہی ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے؟ آخر علماً حق کو آئے دن ایسی دہشت گردی کا نشانہ کیوں بنایا جا رہا ہے؟ ایک کا غم ماند نہیں پڑتا کہ دوسرا زخم لگا دیا جاتا ہے، آخر اہل حق کب تک اپنے علماً کے لاشے اٹھاتے رہیں گے :

مسلسل قتل ہونے میں بھی اک وقفہ ضروری ہے
سر مقتل ہمیں کو پھر پکارا جا رہا ہے کیوں؟

کیا قوم سمجھ لے کہ جو کچھ کرنا ہے اسے خود کرنا ہے، ہمارے حکمران بیانات سے زیادہ کسی کام کے قائل نہیں۔ اگر چند روز تک حکمرانوں کے بقول قاتلوں کی گرفتاری اور قرار واقعی سزا نہیں دی جاتی تو قوم اپنے خدشات میں حق جانب ہوگی، خواب غفلت سے سرشار حکمران سن لیں کہ علماً حق کا خون رائیگاں نہیں جائے گا :

جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

ختم نبوۃ

اسلام آباد میں تعزیتی جلسے اور مظاہرے بسلسلہ شہادت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

ملک عزیز پاکستان کی نامور مذہبی شخصیت، پیر طریقت، رہبر شریعت، فقیہہ العصر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کی افسوسناک خبر جنگل کی آگ کی طرح پوری دنیا میں فوراً پھیل گئی اور ہر دیندار، اور دنیادار کو چونکا کر رکھ دیا کہ اگر ایسی شخصیت کی ذات اس ملک میں محفوظ نہیں ہے تو پھر اس ملک کا کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی محفوظ نہیں ہو سکتا۔ یہ خبر تقریباً ۱۲ بجے کے قریب اسلام آباد، پنڈی اور مضافات تک بھی پہنچ چکی تھی اور چاروں اطراف میں حضرت کی المناک شہادت پر اظہار تعزیت کیا جارہا تھا اور حضرتؒ کی پرسکون زندگی علوم عالیہ سے مزین زندگی اور اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں گزری ہوئی احسن ترین زندگی پر ہر فرد ناز کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ: "آغاز بھی عمدہ اور خاتمہ بھی اعلیٰ وارفع"

بہرکیف حضرتؒ کے کمالات اور خصائص پر جس قدر لکھا جائے کم ہے۔ حضرتؒ کی زندگی کا ہر ایک پہلو اپنے اندر عجیب قسم کے انمول موتی رکھتا تھا اگر ان کی سیرت کو دیکھا جائے تو بھی اعلیٰ اور اگر ان کی صورت کو دیکھا جائے تو وہ بھی پرکشش ان کی علمی زندگی کو دیکھا جائے تو وہ بھی علوم عالیہ سے ہر طرح مزین اور اگر ان کی عملی زندگی کو دیکھا جائے تو وہ بھی میدان کارزار میں ایک باہمت جوان جیسی معلوم ہوتی تھی الغرض حضرتؒ کو اللہ رب العزت نے بہت سے خصائص اور خوبیوں سے نوازا تھا۔

حضرتؒ کی شہادت کی خبر ملتے ہی پنڈی کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب کے ہاں فوری طور پر ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا گیا اور اجلاس میں اس عظیم سانحہ پر انتہائی دکھ اور غم کا اظہار کیا گیا اور حضرات علماء کرام نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا خلاصہ اجلاس یہ تھا کہ ہر قیمت پر حضرتؒ کے قاتلوں سے بدلہ لیا جائے، اس کے لئے علماء کرام کو جس قدر قربانیاں دینا پڑیں دیں گے اور اگر گرفتاریاں بھی ہوئی تو دیں گے۔ ۲۰/مئی کو جامعہ اسلامیہ صدر (راولپنڈی) میں ایک ہنگامی جلسہ اور مظاہرہ ہوا۔ اور جامعہ اسلامیہ صدر میں ایک بھرپور قسم کا جلسہ ہوا اور اس کے بعد مظاہرہ بھی کیا گیا اور علماء کرام نے اپنے مخصوص انداز میں حضرتؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور حکومت وقت کو ان کی نااہلی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضرتؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کا پرزور مطالبہ کیا۔

جمعہ کے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کال پر تمام علماء کرام نے حضرتؒ کے ساتھ بھرپور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے تمام مساجد میں تعزیتی خطاب کئے اور قراردادیں بھی پیش کیں کہ اگر اس ملک کے اندر اس انداز میں علماء کرام کو شہید کرنے کا

تحریر: قاضی احسان احمد، اسلام آباد

سلسلہ جاری رہا تو جس طرح پہلی حکومتوں کو رب کریم نے عبرت کا نشان بنادیا، اس حکومت کا انجام بھی ایسا ہی ہوگا۔

۲۱/مئی بروز اتوار بھی مختلف جگہوں پر پروگرام ہوتے رہے اور بعد از نماز عصر آبپارہ چوک اسلام آباد میں سپاہ صحابہ کی کال پر ایک بھرپور تعزیتی جلسہ اور مظاہرہ کا انتظام کیا گیا، اس پروگرام میں تمام مذہبی جماعتوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے بھی پروگرام میں ابتداء تا انتہا شرکت کی اور حضرت اقدسؒ کی پروقار شخصیت کو خراج تحسین پیش فرمایا بعد از نماز مغرب اسلام آباد کے مشہور دینی مدرسہ جامعہ محمدیہ حضرت مولانا ظہور احمد علوی صاحب کے ہاں تعزیتی پروگرام تھا، اس میں بھی علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور ہر ایک نے اپنے مخصوص انداز میں حضرتؒ کے ساتھ عقیدت کا اظہار کیا اور حکومت پر زور دیا کہ ملک کے اندر ہونے والے ایسے افسوسناک واقعات کا سدباب کرے۔

علماء کرام نے حکومت سے کہا کہ اگر اس ملک کے اندر کسی ایک عالم دین کے قاتل کو پکڑ کر سزا دی جاتی تو آج جو درجنوں جنازے اٹھائے جارہے ہیں، ان کی نوبت نہ آتی مگر حکومت ان جلسوں اور جلوسوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتی تو کیا ہوا یہ کونسا ساری عمر اس دنیا میں رہیں گے اور ساری عمر حکمران ہی رہیں گے؟ فرعون کو ساری عمر سردرد نہیں ہوا مگر انجام کیا ہوا ہر باشعور انسان جانتا ہے تو آج ہم حکومت وقت کے فرعونوں کو کہتے ہیں کہ: "اللہ کے عذاب سے ڈرو اور ایک دن مرنا ہے اور اس دار فانی کو چھوڑ کر دار ابدی کو چلے جانا ہے کیوں اپنی آخرت خراب کرنے کے چکر میں ہو۔"

بہرکیف حضرتؒ کا سانحہ پوری امت مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے، خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ایسے مشفق، مدبر، حلیم، اسکالر، فقیہہ اور متبحر عالم دین سے محروم ہوگئی ہے جس کی تلافی بظاہر ناممکن نظر آتی ہے۔ اللہ کریم حضرت اقدسؒ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور حضرتؒ کی تمام تر پاکیزہ زندگی کی حسین ساعتوں کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے ان کے لئے اجر عظیم کا باعث بنائے۔ علماء کرام کی ایک بہت بڑی تعداد نے ان تمام پروگراموں میں شرکت کی اور مجلس کی ہر کال پر آواز بلند کرنے کی یقین دہانی کروائی ان تعزیتی جلسوں اور پروگراموں کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔

کھٹمنڈو نیپال سے مولانا محمد حسین کا تعزیتی مکتوب

مکرمی و محترمی امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فقیہہ الامت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کی خبر نیپال کے مسلمانوں کے لئے بجلی بن کر گری، عالم اسلام ایک بہت بڑے فقیہہ، ایک مؤرخ اور قائد سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے اور تمام پسماندگان و لواحقین اور متوسلین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (آمین)

والسلام
مولانا محمد حسین
مدرسۃ الحرمین کھٹمنڈو نیپال

لندن سے تعزیتی خط

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "ختم نبوت"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجاہدین ختم نبوت کی شہادت کے متعلق اطلاع ملی، پاکستان کے علاوہ اگر یہ سانحہ کہیں اور ہوتا تو یقین نہ آتا۔ پسماندگان کا فطری صدمہ بے شک ناقابل تصور ہے، خداوند عالم سے دعا ہے کہ شہداء کرام کو حضرت حمزہؓ کے جھنڈے تلے جگہ ملے اور اعزا و اقربا اور غائبانہ مداحین کو صبر جمیل عطا ہو افسوس کے بعد یہ باور ہوا کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ مجاہد کا رتبہ شہادت کا متقاضی ہے، اس لئے وہ زندگی میں تو پہلے ہی غازی ہوتا ہے، ان دونوں مرتبوں کا ایک جگہ جمع کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔

والسلام
اے صدیقی
۲۰ اے کے جنرل ایس ای ۔ ۲ ۔ ۹ ۔ او ۔ ایس ۔ آر (لندن)

نماز: ایک محبوب ترین عمل

تحریر: خواجہ عطاء المومن، خان گڑھ

جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات میں تھے تو آپ کی زبان اقدس سے آخری کلام آخری جملے یہ جاری تھے: "الصلوۃ الصلوۃ" یعنی اے میری امت کے لوگو! نماز کی تمہیں پابند ہو، نماز کو اپنا طریقہ اور وطیرہ بنالینا۔ دنیاوی کاموں میں اتنا محو اور مستغرق نہ ہو جانا کہ تم نماز کو بھول جاؤ۔

دوسرا ارشاد مبارک یہ جاری تھا: وما ملکت ایمانکم اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا، غلاموں کو ویسا پہناؤ جو خود پہنو اور ویسا کھلاؤ جیسا خود کھاؤ حدیث میں ہے کہ: کراماً کاتبین کے علاوہ وہ فرشتے جو صبح سے عصر تک ڈیوٹی زمین پر دیتے ہیں اور پھر عصر سے عشاء تک دوسری تبدیلی والے فرشتے زمین پر بندوں کے اعمال پر آگاہ ہونے کے لئے آجاتے ہیں۔

"یجتمعون الملائکہ فی صلوۃ الفجر والعصر ثم یعرج الملائکہ الی السماء فیسألھم ربھم وھوا علم کیف ترکتم عبادی"

یعنی ان کا رب ان سے (فرشتوں سے) پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو زمین میں کیسا پایا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: فیقولون اتینا ھم وھم یصلون کہ جب ہم آسمان سے زمین پر گئے تو فلاں فلاں بندے نماز میں تھے و اذا ترکنا ھم وھم یصلون اور جب ہم نے زمین سے آسمان کی طرف اڑان کی تو مسجد میں فلاں فلاں بندے نماز میں موجود پائے گئے، پھر حکم ربی ہوتا ہے:

گواہ رہو فرشتو! ھم الوارثون الفردوس وہ نمازی بندے جنت الفردوس کے مالک بنیں گے، جن کو تم نماز پڑھتے دیکھ کر آئے ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ پاک اپنی زیارت کروائیں گے، کما ترون لیلۃ القدر جیسے چودھویں کے چاند کی تم زیارت کرتے ہو، وہ ان لوگوں کو ہوگی۔ جو فجر اور عصر کی نماز کی مکمل استقامت اختیار اور مداومت کرتے ہیں۔ فجر اور عصر دونوں نمازوں کی بہت اہمیت ہے کیونکہ فجر اور عصر کی نمازوں میں دن والے فرشتے اور رات کی ڈیوٹی والے فرشتے مجتمع ہوتے ہیں۔ اگر دن والے فرشتے زمین پر اتر رہے ہوتے ہیں تو رات کی ڈیوٹی والے فرشتے بندوں کی گواہی کے لئے اللہ کے حضور جا رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح باری باری فرشتوں کی ڈیوٹیاں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

ان باتوں سے قارئین کرام اندازہ لگائیں کہ نماز پڑھنا اللہ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک کتنا محبوب ترین عمل ہے۔ نمازی آدمی کی جانچ پڑتال کے لئے فرشتے اترتے ہیں۔ نماز جیسے محبوب ترین عمل کو دہرانے والے بندے کے لئے فرشتے آسمانوں سے اتر کر اور پھر زمین سے آسمانوں پر دوبارہ جا کر اللہ کے حضور اس بندے کی نمازی ہونے کی گواہی اور روزانہ کی ڈائری پیش کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ انسان جب نماز شروع کرتا ہے دو فرشتے اس کے دائیں اور بائیں کھڑے ہوتے ہیں اور جب نماز مکمل کر لیتا ہے تو وہ فرشتے نماز لے کر آسمانوں پر چلے جاتے ہیں، اگر نماز ناقص نامکمل طریقہ پر پڑھتا ہے تو وہ نماز اس کے منہ پر مارتے ہیں۔

دل میں جب خلوص ہو سجدہ میں ہو نیاز
باعثِ نجات ہے اے مسلم تیری نماز

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوّت

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور مولانا فقیر اللہ اختر کے تبلیغی اسفار

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم، محقق اور مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ جو شخص نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا کسی طور انکار کرے وہ کبھی بھی مسلمان نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی مسلمان یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ کوئی مرزائی ہو یا عیسائی یا کسی نام نہاد یہودی غیر سرکاری فلاحی تنظیم کا رکن ہو اور وہ شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کر کے زندہ رہے۔ اس لئے حکمران طبقہ سمیت یہ کوئی غلط فہمی کا شکار نہ رہے کہ توہین رسالت آرڈی نینس میں کسی طرح کی کوئی ترمیم گوارا کرلی جائے گی۔ انہوں نے ان خیالات کا مرکزی جامع مسجد شفا مین بازار بدوملہی میں بدوملہی کی تاریخ کی پہلی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس سے اہلحدیث رہنما چوہدری نصیر احمد ملہی، خطیب نارووال، مجاہد ختم نبوت قاری محمد شفیق ربانی، مولانا ماسٹر رشید احمد ملہی، مولانا محمد الیاس، مولانا فقیر اللہ اختر مرکزی مبلغ اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا قاری دین محمد ثاقب نے کی۔ یاد رہے کہ قصبہ بدوملہی مرزائیت کا گڑھ ہے، یہ پاکستان ہندوستان بارڈر کا علاقہ ہے اور یہاں کی چودھراہٹ اور طاقتور افراد کی تمام تر ہمدردیاں بھی مرزائیوں کے ساتھ ہیں۔ قبل ازیں اس علاقہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد نہیں کی جا سکی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کی شبانہ روز محنت، خلوص و لگن اور حضرت مولانا ماسٹر رشید احمد ملہی کی کاوش سے بدوملہی کے علاقہ کی فضا تبدیل ہوئی اور حضرت مولانا ماسٹر رشید احمد ملہی اور حضرت مولانا قاری دین محمد ثاقب کی وساطت سے علاقہ میں ختم نبوت کا کام شروع ہوا اور الحمد للہ یہ بہت بھرپور اور کامیاب کانفرنس رہی، جس میں ہزاروں فرزندان توحید اور ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔

بھکھو بھٹی سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس

بھکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ میں مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، مجاہد ختم نبوت مولانا بشیر احمد قاسمی، حضرت مولانا قاری محمد شفیق ربانی، حضرت مولانا افتخار اللہ شاکر، حضرت مولانا صالح محمد عثمانی اور حضرت مولانا محمد انور انصر نے خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی انگریزوں کے ایجنٹ اور ملک دشمن ہیں، ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی ہوگی۔

نارووال ڈریانوالا میں ختم نبوت کانفرنس

ضلع نارووال کے قصبہ ڈریانوالا کی جامع مسجد بلال میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری نشر و اشاعت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، خطیب ختم نبوت مولانا بشیر احمد قاسمی نے خطاب کیا اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے جب قادیانیوں کی اخلاق سوز سرگرمیوں پر روشنی ڈالی تو مرزائیوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کردی اور خطاب رکوانے کے لئے پورا زور لگایا لیکن پولیس نے فوری کارروائی کر کے مرزائیوں کی غنڈہ گردی پر قابو پالیا۔

شاہین ختم نبوت کا خطاب

شاہین ختم نبوت مؤرخ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے مرکزی جامع مسجد گکھڑ میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ مولانا نے عقیدۂ ختم نبوت اور مرزائیت کی ارتدادی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی، بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی جس میں عوام نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی خطیب مرکزی جامع مسجد اور عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے بھی خطاب کیا۔

گوجرانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی آمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا گوجرانوالہ تشریف لائے، وہ دفتر میں تشریف لائے، جہاں انہوں نے مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ محمد ثاقب، محمد امان اللہ قادری، حافظ احسان الواحد، میاں محمد اسمٰعیل اختر اور دیگر ارکان سے ملاقات کی اور جماعتی کارکردگی

ختم نبوۃ

کے حوالے سے گفتگو فرمائی، انہوں نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

اترباجوہ میں اجتماع

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے ناظم تبلیغ مولانا قاری عبدالغفور آرائیں نے مرکزی جامع مسجد اترباجوہ میں اجتماع سے خطاب کیا اور تحریک ختم نبوت کی کارکردگی اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی، اس موقع پر مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے بھی خطاب کیا۔

جناب حافظ محمد ثاقب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور بزرگ عالم دین حافظ محمد ثاقب کی ہمشیرہ اور حافظ محمد اقبال کی والدۂ ماجدہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی ہیں، انھیں قبرستان چمن شاہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حضرت مولانا سعید الرحمٰن انوری (فیصل آباد) نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران حکیم عبدالرحمٰن آزاد، حافظ شیخ بشیر احمد، مولانا عبدالقدوس عابد، قاری محمد یوسف عثمانی، حافظ احسان الواحد، پروفیسر حافظ محمد انور، پروفیسر محمد اعظم گوندل، حافظ عبدالغفور آرائیں، مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، سید احمد حسین زید، محمد امان اللہ قادری، حافظ شوکت محمود صدیقی، حافظ محمد الیاس، ختم نبوت لاء فورم کے عہدیداروں نوید انور نوید ایڈووکیٹ ممبر پنجاب بار کونسل کے میاں نذیر احمد ایڈووکیٹ، محمد اکرم چوہان، عرفان مقبول بٹ، عنایت اللہ ہاشمی، عبادت علی ملک اور خان ابرار احمد خان نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی گوجرانوالہ تشریف لائے اور انہوں نے مولانا حافظ محمد ثاقب سے ان کی ہمشیرہ کی رحلت پر تعزیت کا اظہار کیا۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا محمد علی صدیقی سمیت تمام مبلغین ختم نبوت اور احباب ختم نبوت نے جناب حافظ محمد ثاقب صاحب سے ان کی ہمشیرہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (آمین)

چناب نگر میں تعزیتی اجلاس

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر دفتر مسلم کالونی کی جامع مسجد ختم نبوت میں بتاریخ ۱۸/ مئی ۲۰۰۰ء بروز اتوار ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت جناب مظہر قیوم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، حضرت مولانا شیخ طریقت مرشد العلماء حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی شہادت کے حوالے سے انعقاد پذیر ہوا جس میں چناب نگر اور مضافات کے مساجد کے خطباء و علماء ائمہ مساجد اور معززین علاقہ بالخصوص چناب نگر کے کالج اور ہائی اسکولز کے اساتذہ کرام نے بھرپور شرکت کی۔ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے درجہ حفظ القرآن کے اساتذہ کرام نے طلباء مدرسہ کے ہمراہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی روح مبارک کے ایصال ثواب کے لئے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ بعد ازاں تعزیتی اجلاس کی کارروائی کا باضابطہ و باقاعدہ آغاز ہوا۔ حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ ختم نبوت چناب نگر نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی، بعد ازاں مولوی غلام یٰسین خادم جامع مسجد ختم نبوت نے بارگاہ رسالتؐ میں ہدایہ نعت پیش فرمایا۔ ان کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ صاحب، مبلغ ختم نبوت نے حضرت لدھیانوی شہیدؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ قادیانیت خوش نہ ہو کہ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کر دیئے گئے ہیں بلکہ ان کے روحانی شاگرد ملک کے کونے کونے پر ختم نبوت کا پرچم لہرائیں گے اور قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا۔ آپ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ و چناب نگر کے ناظم حضرت مولانا محمد یعقوب ربانی صاحب نے حضرت قائد شہید ختم نبوت حضرت شیخ الطریقت والشریعت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کو ہدیہ عقیدت پیش کیا نظم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

شہید لوگ مر نہیں جاتے فقط راستہ بدلتے ہیں
انکے نقش قدم سے صدیوں تک منزلوں کے چراغ جلتے ہیں

قادیانیت اور عیسائیت کو خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ حضرت قائد شہیدؒ کا انشاء اللہ مشن ختم نبوت جاری و ساری رہے گا، حضرت لدھیانوی علیہ الرحمہ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں پر مشتمل تعداد اپنے شیخ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گی۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی 'فون: ۷۳۵۵۷۳

ختم نبوة

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات حکومت کو ماننا پڑیں گے (ابو طلحہ مدنی)

حضرت لدھیانویؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دی جائے

ٹنڈو آدم میں علماً کی اپیل اور حضرت لدھیانویؒ کی شہادت پر دو روزہ ہڑتال، احتجاج، تعزیتی جلسے

ٹنڈو آدم (رپورٹ: عابد حسین منصور)

۱۸ مئی ۲۰۰۰ء جمعرات کے دن ساڑھے بارہ بجے فون کے ذریعے یہ اطلاع ٹنڈو آدم دفتر ختم نبوت میں پہنچی کہ حکیم العصر پیر طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کو نامعلوم دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا ہے، یہ خبر ٹنڈو آدم کے مسلم شہریوں پر بالخصوص ختم نبوت کے رضاکاروں پر بجلی بن کر گری، علامہ احمد میاں حمادی صاحب اسی وقت جنازہ میں شرکت کے لئے چند رفقا کے ہمراہ کراچی روانہ ہو گئے جبکہ مولانا ابو طلحہ محمد راشد مدنی نے بعد نماز ظہر جامع مسجد ختم نبوت میں انجمن تاجران کا اجلاس طلب کر کے انہیں اعتماد میں لے کر اسی وقت شہریوں سے شہر کا کاروبار بند کرنے کی اپیل کی گئی، انجمن تاجران ٹنڈو آدم کے صدر خلیل احمد میمن جنرل سیکریٹری انور شیخ، افضل قریشی فیصل میمن نے مولانا ابو طلحہ مدنی کے ساتھ مل کر پورے شہر کا گشت کیا، اس وقت تک شہر بند ہو چکا تھا۔ مولانا کے ساتھ شہریوں کی ایک بہت بڑی تعداد جمع ہو چکی تھی، جو اپنے غم و غصے کا اظہار نعرہ بازی سے کر رہے تھے جبکہ مولانا ان کو صبر کی تلقین کر رہے تھے۔ یہ ریلی جب ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن پر پہنچی تو ٹنڈو آدم تھانہ کے ایس ایچ او اور اے ایس آئی پولیس موبائل بھر کر ریلی کے درمیان آکر ریلی کے شرکا کو مشتعل کرنے کی کوشش کی اور منتشر ہونے کے لئے کہا، لیکن شرکاء منتشر ہونے کو تیار نہ تھے اس دوران ایس ایچ او نے مولانا ابو طلحہ مدنی اور تاجران کے صدر خلیل احمد میمن سے بات چیت کی اور گرفتار کرنے کی دھمکیاں دیں، مولانا نے سندھ انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ٹنڈو آدم کے ایس ایچ او، اے ایس آئی حبیب اللہ کی تحقیقات کرائی جائیں کہ یہ کس کے اشارہ پر پرامن ریلی کو مشتعل کر کے ٹنڈو آدم کے امن کو برباد کرنا چاہتے تھے؟

۱۹/ مئی بروز جمعۃ المبارک کو حسب پروگرام پورے ملک کی طرح ٹنڈو آدم شہر مکمل طور پر بند رہا، شہر کی تمام مساجد میں ائمہ کرام نے حکومت پر زور دیا کہ وہ علماً کرام کے مطالبات تسلیم کرے اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے سزا دی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا ابو طلحہ محمد راشد مدنی نے جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں جمعہ کے اجتماع اور جامع مسجد نسروالی الحیار گوٹھ میں تعزیتی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک جنرل پرویز مشرف اسلامی دفعات اور قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم کو عبوری آئین (پی سی او) کے اندر شامل کرنے کا اعلان نہیں کرتے اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ہماری جنگ فوج سے یا انتظامیہ سے نہیں ہے ہماری جنگ گستاخان رسول قادیانیوں سے ہے، جن کی پوری کوشش ہے کہ علماً کرام اور حکومت کو لڑوا دیا جائے، اس لڑائی میں علماً کو نقصان ہو یا مسلمان حکمرانوں کو قادیانیوں کا بہر حال دونوں صورتوں میں فائدہ ہے، مولانا مدنی نے مزید کہا کہ این جی اوز والے یہودی لابی اور قادیان لابی جنرل صاحب کو مس گائیڈ کر رہے ہیں، جنرل صاحب عقل سے کام لیتے ہوئے دینی دوست اور دشمن کو پہچانیں۔ مولانا نے کہا کہ مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کو حکومت کے اندر موجود قادیانی لابی نے قتل کروایا ہے اور مجھے کوئی امید نہیں کہ حکومت ان بااثر دہشت گردوں پر ہاتھ ڈالے گی، جس ملک کے وزیر اعظم صدر آرمی چیف گورنر وزیر اعلیٰ اور دیگر علماً کرام کے قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے تو حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے قاتل کیسے پکڑے جائیں گے، لیکن اس کے باوجود ہم قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے حکومت وقت سے ایک بار مطالبہ ضرور کریں گے کہ وہ قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے سزا دے ورنہ بعد کے حالات کی ذمہ داری علماً کی نہیں ہے کہ جنرل صاحب کی ہوگی پھر ہم اپنے نوجوانوں کو کسی بھی اقدام سے روکنے سے قاصر ہوں گے۔ ساتھ ہی ہم اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ مولانا مرحوم کے قاتلوں کو اپنے قہر کا نشانہ بنائے اور حضرتؒ کی شہادت کو قبول فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

اشعار

صحابہؓ جیسی گو جرأت نہیں ہے
وہ عزم و جذبہ و ہمت نہیں ہے
عمل میں ہے بہت کوتاہ پھر بھی
نظر میں دین بے وقعت نہیں ہے
کرے برداشت توہین رسالت
مسلماں ایسا بے غیرت نہیں ہے

(عبد الحق تمنا)

تاریخ تحفظِ ختم نبوت سیریز 4

تحریکِ ختمِ نبوّت کی یادیں

محمّد طاہر رزاق

☆ ان ادیبوں کی یادیں! جنہوں نے اپنے آہنی قلم سے قادیانیت کے پرخچے اڑا دیئے۔

☆ ان خطیبوں کی یادیں! جنہوں نے اپنی شعلہ نوائیوں سے خرمن قادیانیت کو خاکستر کر دیا۔

☆ جن کے مطالعہ سے قلب وذہن، عشق رسالتؐ کی ضو سے چمک اٹھتے ہیں۔

☆ جن سے وادیِ دل میں ایمان کی خوشبو پھیل جاتی ہے۔

☆ جن کے عطاء کردہ جذبوں سے خون کی شریانوں میں تلاطم اٹھتا ہے۔

☆ جنہیں دہرانے سے اپنے بہادر اسلاف کے عزم وہمت اور استقامت وعزیمت کی لازوال داستانوں سے آشنائی ہوتی ہے۔

☆ عشق رسالت میں ڈوبی ہوئی یہ ہر ہر داستان...... ہماری آنے والی نسلوں کیلئے سنگ میل اور مینارہ نور ہے۔

پڑھیں......اور قادیانیت کا قلع قمع کریں......کیونکہ یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے

بہترین کاغذ، اعلیٰ پرنٹنگ، چہار رنگا خوب صورت ٹائٹل،

صفحات: 208 قیمت :-/80روپے، مجاہدین ختم نبوت کیلئے خصوصی رعایت

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

پندرھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۶ اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم
صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

• مسئلہ ختم نبوّت • حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق درجوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو
پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے
کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9
9 ایچ زیڈ یوکے
فون: 020-7737-8199